COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

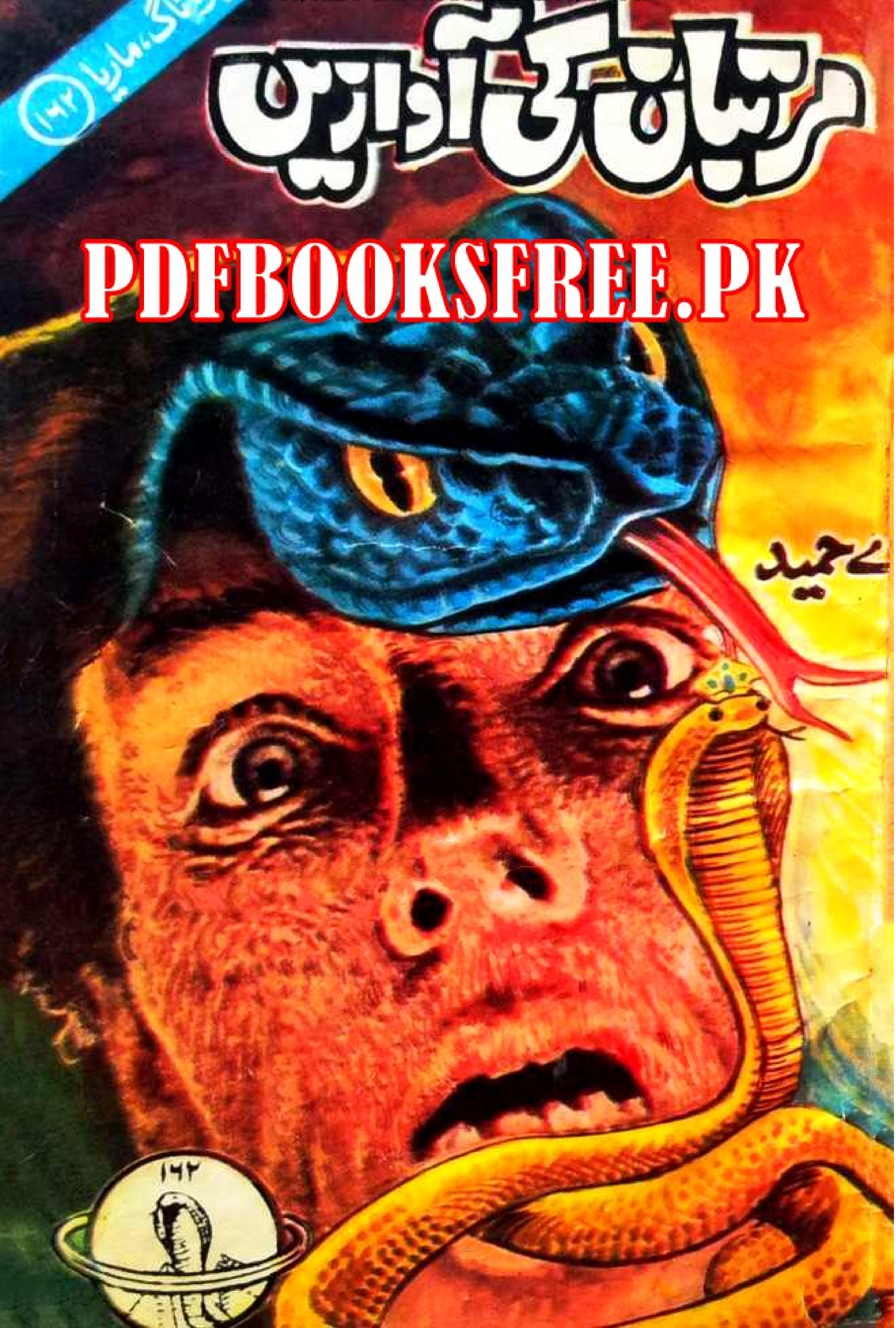

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

مرتبان کی آوازیں

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت ۵۰/۷ روپے

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ!

بار اول : ۱۹۸۷ء
ناشر : عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز، ۱۴/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸
مطبع : تاجدین پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

ناگ خلا میں ایک انسان دوست عورت کی مدد سے کستوری ناگن کے پنجہ سے نجات پا کر زمین پہ واپس آ کر اپنے دوستوں مل گیا ہے۔ دوسری طرف کستوری ناگن اس کا پیچھا کرتے ہوئے زمین میں داخل ہو چکی ہے کہ وہ دوبارہ ناگ کو واپس اپنی دنیا میں لے جائے۔ کیا وہ کامیاب ہو سکی ہے؟

ادھر کیٹی سمندر میں سب دوستوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک حادثہ سے دوچار ہو کر ایسے جنگلی قبائل کے ہاتھوں میں پہنچ گئی ہے جو اپنے علاقہ میں ہر نئے آنے والے عورت یا مرد کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ کیٹی کو ملکہ بنا دیا گیا ہے اور پہلے بادشاہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ آگے کیٹی کے ساتھ کیا گزری پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۴/ این راہ چمن سمن آباد لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- مرتبان کی آواز
- سمندر میں بھٹکتی کشتی
- تھال میں سر
- کالی منگا
- ہرشس ناگ۔

مرتبان کی آواز

ناگ سانپ کی شکل میں تیزی سے زمین کی طرف آ رہا تھا۔ اس کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل یعنی روشنی کی رفتار تھی۔ مگر اسے اپنے جسم پر کسی قسم کی گرمی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ سانپ کی شکل بن ہی تھا۔ حالانکہ اتنی تیز رفتار پر اسے جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر وہ ناگن ملکہ یعنی کستوری ناگن کی کینچلی سے گذر کر نکلا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے جسم پر اتنی تیز رفتاری کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ناگ کو ابھی تک زمین کا گول سیارہ نظر نہیں آیا تھا۔ جانے وہ کتنی دیر تک پرواز کرتا رہا کہ اسے اپنی زمین کا گولا خلا میں ابھرتا دکھائی دیا۔

ناگ نے اپنی پیاری دنیا کو دور ہی سے پہچان لیا اور اس کا دل خوشی سے لبریز ہو گیا۔ اس کی رفتار اب آدمی سے بھی کم ہو گئی تھی۔ پھر وہ دنیا کی فضا میں داخل ہو گیا۔ ناگ کو ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ وہ دنیا کے کس حصے میں اترے گا۔ مگر وہ برابر نیچے ہی نیچے آ رہا تھا۔ پھر اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دنیا کے اونچے اونچے پہاڑ نظر آنے لگے۔ وہ دنیا کے اس حصے میں آگیا جہاں رات تھی۔ دنیا کے دوسرے حصے پر دن تھا۔ مگر ناگ رات کے اندھیرے والے حصے میں داخل ہو کر ایک جنگل کے کنارے زمین پر اتر آیا۔

زمین پر اترتے ہی ناگ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس نے سانس کھینچ کر پھنکار ماری اور وہ انسانی شکل میں آگیا۔ وہ دنیا کی فضا میں آتے ہی اپنی طاقت کو آزمانا بھی چاہتا تھا۔ اس کی طاقت اس کے پاس ہی تھی۔ ناگ بڑا خوش ہوا۔

اب اس نے فضا کو سونگھا۔ وہاں سے اسے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ وہ ایسے علاقے میں ہے۔ جہاں اس کے ساتھی موجود نہیں ہیں۔ بہرحال وہ خوش تھا کہ اپنی دنیا میں پھر واپس آگیا ہے۔ اس کے ساتھی اسے کہیں نہ کہیں ضرور مل جائیں گے۔

ناگ نے عقاب کی شکل بدلی اور فضا میں بلند ہو کر ایک طرف کو اڑنا شروع کر دیا۔ ناگ رات بھر اڑتا رہا۔ رات کا پچھلا پہر تھا کہ ناگ کو ایک جگہ پہاڑیوں میں روشنی نظر آئی۔ وہ اس طرف غوطہ لگا گیا۔ نیچے آکر ناگ نے دیکھا کہ یہ ایک پرانی سی عمارت تھی۔ جس کی دوسری منزل میں روشنی ہو رہی تھی۔ یہ روشنی چراغ کی تھی۔ ناگ عقاب کی شکل میں ایک طرف اتر پڑا اور پھر سانپ کی شکل اختیار کر کے دیوار پر رینگتا ہوا اس ویران عمارت کی دوسری منزل والی کھڑکی میں آگیا کھڑکی کے اندر ایک تنگ سا کمرہ تھا۔ جس کے طاق میں ایک چراغ روشن تھا مگر اس چراغ کی روشنی طرف درمیان میں ہی پڑ رہی تھی۔ ناگ نے غور سے دیکھا تنگ کوٹھڑی کے درمیان میں ایک چھوٹا سا زینہ تھا۔ جو نیچے اترتا تھا۔

ناگ کوٹھڑی میں رینگ کر آگیا۔ زینے پر روشنی میں اسے کسی عجیب سی زبان میں کچھ لکھا ہوا دکھائی دیا۔ یہ کوئی ٹکونے اور چوکور ایسے الفاظ تھے۔ جو کہ ناگ کی بھی سمجھ میں نہ آئے ناگ نے سوچا کہ نیچے چل کر دیکھنا چاہئے۔ کہ یہ زینہ کہاں جاتا ہے۔ اس کی جستجو کا مقصد محض اتنا تھا کہ شائد اس طرح سے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کا کوئی سراغ مل جائے۔ وہ زینے پر سے رینگتا ہوا نیچے آگیا۔ نیچے ایک اونچا اور گول مرتبان رکھا تھا۔ جس کے اندر سے عجیب قسم کی دھیمی دھیمی آوازیں آ رہی تھیں۔ ناگ نے قریب آکر سنا۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے دریا کی لہروں کی آوازیں ہوں۔ جیسے ہلکی ہلکی لہریں ایک دوسری سے ٹکراتی ہوئی بہہ رہی ہوں۔ ناگ حیرت میں گم ہو گیا کہ یا خدا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس مرتبان کے اندر دریا کہاں سے آگیا؟ وہ مرتبان پر چ
کر رینگتا ہوا اس کے منہ پر آیا۔

مرتبان پر ڈھکن پڑا تھا جو پتھر کا بنا ہوا تھا۔ اس ک
درمیان میں چھوٹا سا سوراخ تھا۔ ناگ نے سوراخ میں س
جھانک کر اندر دیکھا۔ اسے کچھ نظر نہ آیا۔ مگر ایک عور
کی آواز سنائی دی۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ یہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے
ناگ نے سوچا کہ خدا جانے یہ عورت بے چاری کس مصیبت
میں پھنس گئی ہے۔ اس کی مدد کرنی چاہئے اور اس ن
کچھ سوچے سمجھے بغیر سوراخ میں سے مرتبان میں چھلانگ لگا د
چھلانگ لگاتے ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی اندھیرے بادل میں ا
آیا ہے۔ اسے اردگرد سوائے اندھیرے کے کچھ نظر نہیں آ ر
تھا۔ وہ تیزی سے نیچے ہی نیچے گرتا جا رہا تھا۔ اس نے سنبھ
اور اپنی شکل عقاب میں بدلنے کی کوشش کی مگر اس میں و
کامیاب نہ ہو سکا۔ شائد اس لئے بھی کہ اس کی رفتار بے حد
تیز تھی۔

پھر وہ دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ پانی کے اندر وہ نیچے ہی
اترتا چلا گیا۔ جب وہ واپس اوپر سطح پر آیا تو کیا دیکھتا ہے ک
وہ ایک دریا کے درمیان میں ہے اور لہریں اسے بہائے
لئے جا رہی ہیں۔

یا خدا! یہ میں کہاں سے کہاں آگیا ہوں۔ دریا کے کنارے
کافی دور دور تھے۔ آسمان پر اب بھی بادل چھائے ہوئے
تھے۔ مگر آس پاس من کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ
نے پھنکار ماری اور عقاب کی شکل بن گیا۔ وہ وہیں سے
اوپر دریا میں بلند ہوا۔ اور اڑان بھر کر فضا میں آگیا۔ اب اوپر
سے اس نے دیکھا کہ دریا کے ایک کنارے پر گھنے جنگل
پھیلے ہیں اور دوسرے کنارے پر دور ایک چھوٹی سی پہاڑی
پر ایک قلعے کی چار دیواری بنی ہے۔ ناگ اس طرف اڑنے
لگا۔ قریب جا کر دیکھا کہ قلعے کے بڑے پھاٹک تک پہاڑی پر
پتھر کی سیڑھیاں جاتی تھیں۔ ناگ اور قریب گیا تو اسے قلعے کی
دیوار کے پاس ایک گڑھے میں ہڈیوں کے ڈھیر پڑے دکھائی
دئے۔ ناگ ان کی طرف اترا۔

ناگ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ انسانی ہڈیوں کے ڈھیر تھے
ان میں انسانی بازو، ٹانگوں، سینے اور کولہوں کی ہڈیاں اور انسانی
کھوپڑیاں پڑی تھیں۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا یہ لوگ اکٹھے ہی یہاں
گڑھے میں کود گئے تھے؟ مگر گڑھا اوپر سے کھلا تھا اور اتنا
گہرا بھی نہیں تھا۔ اگر لوگ اس میں گر پڑے تھے تو نکل بھی
سکتے تھے۔

انسانی ہڈیوں کا معمہ ناگ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ اس نے
سوچا کہ قلعے کے اندر چل کر دیکھنا چاہئے وہ اڑتا ہوا قلعے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر میدان میں آگیا۔ قلعے کے اندر جو میدان تھا وہ چھوٹے بڑے پتھروں سے بھرا ہوا تھا۔ دیوار کے ساتھ ساتھ ایک محرابی دروازوں والا برآمدہ تھا۔ اس برآمدے میں ویران حجرے بنے ہوئے تھے۔ جو بند تھے۔ میدان کے کونے میں ایک جھونپڑا تھا جس کے باہر گڑھے میں سے ہلکا ہلکا دھواں اٹھ رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں کوئی رہ رہا ہے۔ ناگ قریب گیا۔ گڑھے میں آگ بجھنے والی لگتی تھی۔ گڑھے کے اوپر لوہے کی دو سلاخیں آر پار رکھی تھیں۔ ان سلاخوں کو ناگ نے غور سے دیکھا تو ان کے ساتھ گوشت کے جلے ہوئے سیاہ ٹکڑے ابھی تک لگے تھے۔ جیسے ان سلاخوں پر کوئی شخص گوشت لگا کر بھونتا ہو۔

جھونپڑا خالی تھا۔ اندر کونے میں پانی سے بھرا ہوا مٹکا اور مٹی کے پیالے پڑے تھے۔ دوسرے کونے میں دو تلواریں دیوار سے لٹک رہی تھیں۔ کچھ نیزے اور تیر کمان بھی وہاں موجود تھے۔ ناگ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہاں کون لوگ رہتے ہیں۔ وہ غوطہ لگا کر برآمدے میں آگیا۔ اچانک اسے ایک حجرے کے اندر سے کسی عورت کی آواز سنائی دی۔ وہ مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ ناگ نے اس آواز کو پہچان لیا۔ یہ وہی آواز تھی جو اس نے مرتبان میں چھلانگ لگانے سے پہلے سنی تھی۔ اب ناگ انسان کی شکل میں آگیا۔ دروازے پر موٹا تالا لگا تھا۔ ناگ نے پتھر اٹھا کر تالے پر زور سے مارا۔ تالا ٹوٹ گیا۔ ناگ دروازہ کھول کر حجرے میں آیا تو دیکھا کہ ایک جوان عورت رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی ہے۔

ناگ کو دیکھتے ہی عورت نے روتے ہوئے کہا:

"بھائی! مجھے نہ مارو۔ مجھے نہ کھانا۔ میں تمہارے پاؤں پڑتی ہوں۔"

ناگ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا:

"بہن! میں تمہارا دشمن نہیں ہوں۔" مجھے بتاؤ تم کون ہو اور یہاں تمہیں کس نے باندھ رکھا ہے؟"

عورت نے کہا:

"یہاں سے کچھ دور سوڈان کا ملک ہے۔ میں اس ملک کے سوداگر کی بیوی ہوں۔ چار روز ہوئے میں جنگل میں جا رہی تھی کہ دو جنگلی آدمیوں نے اچانک درختوں میں سے نکل کر مجھے دبوچ لیا اور مجھے یہاں لے آئے۔ یہاں مجھ سے پہلے بھی ایک آدمی قید تھا۔ کل رات کو ان جنگلیوں نے میرے سامنے اس آدمی کو بھون کر ہڑپ کر لیا۔ آج رات میری باری ہے۔ خدا کے لئے مجھے جلدی یہاں سے نکالو نہیں تو وہ لوگ آکر تمہیں بھی بھون کر کھا جائیں گے۔"

ناگ نے پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ لوگ جنگلی ہیں یا کوئی اور ہیں؟"

عورت بولی!

"خدا کے واسطے وقت ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ آنے ہی والے ہوں گے"

اتنے میں باہر ڈھول بجنے کی آواز سنائی دی۔ عورت کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"وہ آگئے۔ وہ آگئے۔ اب کیا ہوگا؟"

عورت زاروقطار رونے لگی۔ ناگ نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا!

"رونا بند کرو۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔ مجھے پہلے دیکھنے دو یہ آدم خور کون ہیں"

عورت نے التجا کرتے ہوئے کہا!

"میری رسیاں تو کھول دو"

ناگ نے رسیاں کھول کر عورت کو آزاد کر دیا اور کہا!

"تم یہاں سے ہرگز باہر نہ نکلنا۔ نہیں تو وہ لوگ تمہیں تیر مار کر ہلاک کر ڈالیں گے۔ میں ابھی آکر تمہیں یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ تم مجھ پر اعتبار کرو اور اللہ کی طرف دھیان کرو"

عورت سہمی اور سخت ڈری ہوئی تھی۔ وہ وہیں دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگ کی طرف دیکھنے لگی

ناگ نے دروازے کی درز میں سے باہر دیکھا۔ قلعے کے میدان کا جو سامنے والا چھوٹا دروازہ تھا۔ اس میں سے چھ سات آدمی ڈھول کی تال پر رقص کرتے اندر داخل ہوئے۔

دو آدمیوں نے ایک نوجوان کی گردن میں ڈالی ہوئی رسیوں کے دونوں سروں کو تھام رکھا تھا اور اسے یوں گھسیٹتے ہوئے لا رہے تھے۔ جیسے قصائی بکرے کو حلال کرنے کے لئے بوچڑ خانے کی طرف لاتا ہے۔

ناگ کا اس سے پہلے بھی آدم خوروں سے پالا پڑ چکا تھا۔ اس زمانے میں آدم خور قبیلے جنگلوں میں بہت رہا کرتے تھے۔ اب اسے اس نوجوان کو بھی ان درندوں سے بچانا تھا۔ ابھی تک کوئی آدم خور برآمدے کی طرف نہیں آیا تھا۔ اگر کوئی جنگلی ادھر آتا تو عورت والے حجرے کا تالا ٹوٹا پڑا تھا۔

ناگ کا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا کہ اب کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔ آسمان پہ بادل چھائے تھے۔ جس کی وجہ سے دن کی روشنی کم تھی۔ اور برآمدے میں ہلکا ہلکا اندھیرا بھی چھایا ہوا تھا۔ ناگ اس عورت کے سامنے اپنی شکل نہیں بدلنا چاہتا تھا۔ وہ دبے پاؤں حجرے سے باہر نکل آیا۔ برآمدے میں آتے ہی وہ ایک طرف ہو کر جھک کر بیٹھ گیا۔ اور سانس کھینچ کر ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں اپنی شکل تبدیل کر کے ایک سرمئی رنگ کا جنگلی کبوتر بن گیا۔ اس نے اڑان بھری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور برآمدے سے نکل کر جنگلی آدم خوروں کے سروں کے اوپر آکر منڈلانے لگا۔

ایک کبوتر کو بار بار اپنے سروں پر منڈلاتے پھرتا دیکھ کر جنگلی آدم خور کچھ رک سے گئے۔ ایک آدم خور جس نے اپنے سر پر شیر کی کھال کی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ کبوتر کو دیکھ کر اپنی زبان میں بولا!

"ایسا کبوتر یہاں کبھی نہیں دیکھا۔ اس کو گرا دو۔"

اس کے ساتھ ہی دو جنگلیوں نے کمان میں تیر جوڑ کر اوپر کو چھوڑ دئیے تیر سن کی آواز سے ناگ کے بالکل قریب سے ہو کر گذر گئے۔ ناگ تیزی سے غوطہ لگا گیا۔ اس کے پیچھے تیروں کی ایک اور بوچھاڑ آئی۔ ناگ قلعے کی دوسری جانب غائب ہوگیا۔ اسے جنگلیوں پر غصہ بھی آیا کہ کم بخت پرندوں کے بھی دشمن ہیں یہ ــــ ناگ نے اب انہیں مزا چکھانے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ قلعے کے دروازے کے پاس آیا اور اس نے انسان کی شکل اختیار کرلی۔ اور آتے ہی زور سے بولا!

"اس نوجوان کو چھوڑ دو۔ میں اسے بچانے آیا ہوں۔"

جنگلیوں نے ایک اور نوجوان کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ ایک اور شکار اپنے آپ ان کے پاس آگیا تھا۔ ناگ خود ہی چل کر ان کے قریب آگیا۔ قیدی نوجوان نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا!

"میرے دوست! یہاں سے بھاگ جاؤ۔ تم میرے لئے

اپنی زندگی کیوں خطرے میں ڈال رہے ہو۔"

جنگلیوں نے ناگ کو فوراً پکڑ کر رسیوں سے جکڑ لیا۔ شیر کی کھال والے سردار نے نیزہ بلند کرکے کہا!

"پہلے اسے لاؤ۔"

جنگلی ناگ کو آگ والے گڑھے کے قریب لے آئے اور وہاں انہوں نے اسے درخت کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں ایک جنگلی نے شور مچا دیا!

"عورت بھاگ رہی ہے سردار۔"

ناگ نے گردن گھما کر دیکھا۔ عورت حجرے سے نکل کر قلعے کے پھاٹک کی طرف بھاگ رہی تھی۔ یہ اس کی سخت حماقت تھی۔ حالانکہ ناگ نے اسے وہیں رکنے کے لئے کہا تھا۔ یہ غنیمت ہے کہ جنگلیوں نے اس پر تیر نہیں چلائے۔ انہوں نے عورت کو دبوچ کر رسیوں سے جکڑ لیا اور حجرے میں لے جاکر بند کر دیا۔ نوجوان کو بھی انہوں نے حجرے میں لے جاکر بند کر دیا۔ اب وہ پہلے ناگ کو بھون کر کھانا چاہتے تھے۔ ناگ نے انہیں ان کی زبان میں کہا!

"تم لوگ کب سے انسانوں پر ظلم کر رہے ہو۔"

ناگ کو اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر سردار کو حیرانی ضرور ہوئی مگر اس نے سوچا کہ جنگل میں رہ کر اس نوجوان نے ہماری بولی سیکھ لی ہوگی۔ اس نے نیزے کی نوک ناگ کی گردن سے لگا دی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور گرج کر کہا۔

"تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے۔ ابھی تیری ہڈیاں اور کھوپڑی باہر گڑھے میں پڑی ہوں گی۔ اور تیرا گوشت ہم بھون کر کھا چکے ہوں گے۔"

سردار نے حکم دیا:

"آگ روشن کی جائے۔"

آگ میں سے پہلے ہی دھواں نکل رہا تھا۔ اس میں اور لکڑیاں ڈال دی گئیں۔ آگ بھڑک اٹھی۔ لوہے کی سلاخیں باہر نکال لی گئیں کیونکہ ان سلاخوں میں ناگ کی بوٹیاں پرونی تھیں۔

جنگلی اندر سے تلواریں لے آئے تاکہ ناگ کا گوشت کاٹ کر بھونا جائے۔ ناگ یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ جب آگ کے شعلے بند ہو گئے اور کوئلے سرخ ہو کر دہکنے لگے۔ تو سردار نے کہا:

"اس نوجوان کو کاٹ دو۔ مجھے بڑی بھوک لگی ہے۔"

ناگ نے کہا:

"سردار! اگر میری جگہ تم ہوتے تو کیا سوچتے تم؟"

سردار نے قہقہہ لگا کر کہا:

"مرتے وقت انسان ایسی ہی باتیں کیا کرتا ہے۔ میں کئی انسانوں کو کھا چکا ہوں۔ مجھے معلوم ہے وہ اسی قسم کی احمقانہ باتیں کیا کرتے ہیں۔"

ناگ نے دل میں کہا ابھی جب تمہیں میری طاقت کا پتہ چلے گا تو ساری چوکڑیاں بھول جاؤ گے۔ اس کے ساتھ ہی ناگ نے سانس اوپر کو کھینچا۔ وہ چاہتا تھا کہ سیاہ عقاب بن کر اڑ جائے مگر وہ ایسا نہ کر سکا۔ ناگ گھبرایا۔ اس نے دوسری بار پھنکار ماری کہ سانپ بن جائے۔ مگر وہ سانپ بھی نہ بن سکا۔ اب تو ناگ کو پسینہ آگیا۔ اس کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ اس نے زور سے علاقے کے سانپوں کو سانپوں کی زبان میں آواز دی۔ مگر کوئی سانپ بھی اس کی مدد کو نہ آیا۔

ایک جنگلی نے کہا:

"سردار یہ منہ سے پھنکاریں مار رہا ہے۔"

سردار نے قہقہہ لگا کر کہا:

"ابھی ساری پھنکاریں بھول جائے گا۔"

ناگ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔ اسے پسینے آنے لگے۔ یاخدا! یہ کیا ہو گیا؟ میری طاقت کہاں چلی گئی؟ اب تو مجھے سوائے تمہارے کوئی نہیں بچا سکتا۔

سردار نے حکم دیا:

"آگ دہک گئی ہے۔ اس نوجوان کی گردن کاٹ کر الگ کر دو۔ کیونکہ میں اس کی گردن کا گوشت بھون کر کھاؤں گا۔"

ایک جنگلی تلوار لے کر ناگ کی طرف بڑھا۔ ناگ سمجھ گیا کہ اب آخری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وقت آگیا ہے۔ اس کی گردن کٹ کر الگ ہو جائے گی۔ پھر اسے آگ میں ڈال کر بھون دیا جائے گا۔ پھر اس کے دوبارہ زندہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ وہ حیران تھا کہ آخر اچانک اس کی ساری طاقت کہاں چلی گئی۔ جنگلی جلاد تلوار لئے ناگ کے قریب آگیا۔ اس نے ایک بار نشانہ لگانے کے لئے تلوار ناگ کی گردن کے ساتھ لگائی اور پھر ہاتھ پیچھے ہٹا لیا کہ ایک ہی وار سے ناگ کی گردن اڑا دے۔ ناگ نے دل ہی دل میں خدا کے حضور سر جھکا دیا۔ اور بولا:

"اے خدا۔ میری زندگی اور موت تیرے ہاتھ میں ہے اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو مجھے معاف کر دے"

جیسے ناگ کے کان میں کسی نے سرگوشی کی:

"ناگ! تو نے ابھی ابھی اپنی طاقت پر گھمنڈ کیا تھا۔ تم نے کہا تھا ابھی جب میری طاقت کا پتہ چلے گا تو ساری چوکڑیاں بھول جائے گا۔ یہ غرور، یہ تکبر خدا کو پسند نہیں۔ کیونکہ یہ طاقت تیری نہیں ہے بلکہ خدا کی طرف سے دیا ہوا ایک عطیہ ہے۔ کہ تو اس سے غریبوں کی مدد کرے اور ظالموں کو سبق سکھائے۔"

ناگ کو فوراً خیال آگیا کہ واقعی اس نے غرور کیا تھا۔ فوراً دل ہی دل میں عاجزی سے خدا کے حضور سر جھکایا اور بولا!

"اے خدائے برتر! مجھے معاف کر دے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے

مجھے معاف کر دے اور اپنی دی ہوئی طاقت مجھے پھر بخش دے میں آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا۔" اس کے ساتھ ہی ناگ کو جنگلی جلاد کی تلوار اپنی گردن کی طرف آتی نظر آئی۔ ناگ نے زور سے پھنکار ماری اور جنگلیوں نے دیکھا کہ نوجوان غائب ہو گیا اور اس کی جگہ سے ایک سیاہ عقاب پھڑپھڑا کر آسمان کی طرف اڑ گیا۔ وہ دہشت کے مارے وہیں دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

ناگ نے عقاب کی شکل میں قلعے کے میدان کے اوپر ایک چکر لگایا پھر تیزی سے غوطہ لگا کر نیچے اتر آیا۔ زمین کے ساتھ لگتے ہی وہ ایک دس فٹ لمبا سیاہ کالا سانپ بن گیا۔ اس کے منہ سے پھنکاروں کے ساتھ آگ کے شعلے نکل رہے تھے شعلے پتھروں سے ٹکراتے تو پتھر پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ جنگلی آدم خور ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔

سردار نے نیزہ بلند کر کے کہا!

"سانپ کو تیروں سے چھلنی کر دو۔"

دو جنگلیوں نے کمان پہ تیر چڑھا لئے۔ مگر ناگ کی پھنکار کے شعلے دونوں جنگلیوں کے جسموں سے ٹکرائے۔ دونوں کے جسم پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جلنے لگے۔ باقی جنگلی قلعے کے پھاٹک کی طرف بھاگے۔ ناگ نے اپنا پھن ان دونوں کی طرف پھیر کر زور سے پھنکار ماری۔ دونوں جنگلی ناگ کی پھنکار کی لپیٹ میں آکر ٹکڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹکڑے ہو گئے۔ اب سردار اکیلا رہ گیا تھا۔ ناگ اس کی طرف بڑھا سردار نے ناگ پر زور سے تیر پھینکا۔ مگر خوش قسمتی سے تیر ذرا پرے جاگرا۔ ناگ نے سردار کی طرف اپنا پھن کر دیا اور پھنکار ماری ایک لمحے میں سردار کا جسم بھی پھٹ گیا اور ٹکڑے ہو کر جلنے لگا۔ یہ بھیانک ڈرامہ باہر ہو رہا تھا۔ نوجوان قیدی اور قیدی عورت چونکہ حجرے میں بند تھے۔ اس لئے وہ یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے۔

ناگ نے فوراً انسان کی شکل اختیار کر لی۔ انسانی شکل میں آتے ہی اس نے ایک بار پھر خدا سے اپنے تکبر کی معافی مانگی اور قیدیوں کے حجرے کی طرف چلا۔ سب سے پہلے اس نے عورت کو حجرے سے نکالا پھر نوجوان کو آزاد کیا۔ دونوں سہمے ہوئے تھے انہوں نے آدم خوروں سے میدان خالی دیکھا تو حیران ہوئے۔

نوجوان نے پوچھا!

"آدم خور کہاں گئے؟ یہ ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں کہاں سے آ رہی تھیں؟"

عورت نے ایک جنگلی کے جسم کے ٹکڑے کو آگ میں جلتے دیکھا تو حیران ہو کر بولی:

"یہ آدم خوروں کے ٹکڑے کس نے کر ڈالے؟"

ناگ نے کہا!

"یہ انہیں ان کے ظلم کی سزا ملی ہے۔ چلو یہاں

سے نکل چلو۔"

ناگ نے عورت اور نوجوان کو ساتھ لیا اور قلعے سے باہر آ گئے

ناگ نے نوجوان سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور ان جنگلی آدم خوروں کے ہتھے کیسے چڑھ گیا۔ نوجوان نے کہا کہ وہ لکڑہارا ہے۔ اور یہاں جنگل میں لکڑیاں کاٹنے آیا تھا کہ ان آدم خوروں کے ہتھے چڑھ گیا

ناگ نے کہا:

"خدا کا شکر ادا کرو۔ تمہاری جان بچ گئی۔ اب یہاں کوئی آدم خور نہیں آئے گا۔"

وہ قلعے کی سیڑھیاں اتر کر اب جنگل میں سے گذر رہے تھے۔ انہوں نے ایک دریا کشتی پر پار کیا۔ دریا کی دوسری جانب نوجوان کا گاؤں تھا۔ ناگ نے اسے اس کے گاؤں چھوڑا اور خود عورت کو ساتھ لے کر سوڈان کی طرف روانہ ہو گیا کچھ دور چلنے کے بعد عورت تھک کر بیٹھ گئی۔ وہ کمزور تھی۔ اس سے پیدل اتنا لمبا سفر کرنا محال تھا۔ ناگ سوچنے لگا کہ گھوڑوں کا انتظام کہاں سے کیا جائے۔ وہ اس عورت پر یونہی اپنی طاقت کا راز ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ورنہ وہ خود بہت بڑا عقاب بن کر اسے اپنے پروں پر بٹھا کر سوڈان لے جا سکتا تھا۔ اس نے تھوڑی دیر عورت کو آرام کرنے دیا اور پھر روانہ ہو گیا۔ راستے میں وہ پھل توڑ کر کھاتے رہے۔ شام ہوئی تو عورت تھک کر چور ہو چکی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے ایک جگہ بیٹھتے ہوئے کہا:

"بھائی! اب مجھ سے نہیں چلا جاتا۔"

ناگ نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ ہم رات یہاں آرام کریں گے۔ صبح کوئی بندوبست ہو جائے گا۔"

ناگ نے ایک جگہ گھاس اور پتوں کا بستر سا بنا دیا اور خود درخت کے ساتھ گھاس پر لیٹ گیا۔ تھوڑے بہت پھل توڑ کر ناگ لایا تھا۔ جو عورت نے کھا لئے۔ عورت دن بھر کی بے چاری تھکی ہوئی تھی وہ لیٹتے ہی سو گئی۔ ناگ اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا پہرہ دے رہا تھا۔ جب رات کا اندھیرا جنگل میں چھا گیا تو ناگ اٹھ کر ذرا پرے چلا گیا۔ اس نے سانپوں کی زبان میں اس جگہ پر موجود سانپ کو آواز دی۔ ایک سانپ فوراً حاضر ہو گیا اس نے ناگ دیوتا کے آگے تعظیم کی۔

ناگ نے کہا:

"یہاں جو عورت سو رہی ہے تم اس کی حفاظت کرو۔ اگر یہ عورت اٹھ کر تمہیں دیکھ لے اور ڈر کر بھاگنے کی کوشش کرے تو اس کا راستہ روک لینا اور اسے کہیں نہ جانے دینا۔ میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر ناگ نے سیاہ عقاب کی شکل بدلی اور فضا میں پرواز کر گیا۔ وہ بڑی تیزی سے آگے ہی آگے اڑا جا رہا تھا۔ آسمان پر

چاند نکل آیا تھا۔ جس کی روشنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اس روشنی میں ناگ نے جنگل سے نکلتے ہی ایک گاؤں کی روشنیاں دیکھیں۔ وہاں کچھ مکانوں میں چراغ جل رہے تھے۔ ناگ نیچے آگیا۔ ایک حویلی کے پیچھے اصطبل میں ناگ کو چار یا پانچ گھوڑے بندھے ہوئے دکھائی دیئے۔ ناگ نے فوراً سانپ کی شکل اختیار کی اور گھوڑوں کے آگے آکر زور سے پھنکار ماری۔ گھوڑے وہیں سہم کر رہ گئے۔ ناگ یہی چاہتا تھا کہ وہ آواز پیدا نہ کریں۔ اس کے بعد ناگ نے انسانی شکل بدلی۔ اور دو گھوڑوں کی باگیں تھام کر انہیں دور لے گیا۔ پھر ایک گھوڑے پر بیٹھ گیا اور دوسرے کی باگیں کاٹھی کے ساتھ باندھ لیں اور جنگل کی طرف چل پڑا۔ وہ جنگل سے کافی دور نکل آیا تھا۔ آخر وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں عورت سو رہی تھی۔ اور سانپ پہرہ دے رہا تھا۔ ناگ نے سانپ کو رخصت کر دیا۔ اور گھوڑوں کو باندھ کر خود بھی ایک طرف ہو کر لیٹ گیا۔ جب صبح ہوئی تو عورت اٹھ بیٹھی۔ اس نے گھوڑوں کو دیکھا تو ناگ سے پوچھا:

"بھائی یہ گھوڑے راتوں رات کہاں سے آگئے؟"

ناگ نے کہا:

"میں جنگل میں نکل گیا تھا۔ وہاں یہ چر رہے تھے۔ انہیں پکڑ کر لے آیا ہوں۔ آؤ ان پر سوار ہو کر اپنا سفر شروع کریں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دونوں گھوڑوں پر بیٹھ کر سوڈان کی طرف چل دیئے۔ آدھا دن سفر کرنے کے بعد وہ دوپہر کے وقت سوڈان شہر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ عورت ناگ کو اپنے گھر لے گئی۔ اس کا سوداگر خاوند اپنی بیوی کو دیکھ کر خوشی سے نہال ہو گیا۔

"خدا کا شکر ہے تیری شکل دیکھی۔ تو جنگل میں کہاں گم ہو گئی تھی۔ مجھے تو اس روز سے ایک پل کے لئے چین نہیں آیا۔"

سوداگر کی بیوی نے اسے اپنی ساری دکھ بھری داستان اور ناگ کی بہادری کے واقعات سنائے کہ کس طرح وہ اسے آدم خوروں کے پنجوں سے نکال کر لایا ہے۔ سوداگر نے ناگ کا ہاتھ چوم لیا اور بولا:

"میرے بھائی تم نے مجھ پر وہ احسان کیا ہے کہ میں اس کا بدلہ ساری زندگی نہیں دے سکتا۔"

ناگ نے کہا:

"میں نے کوئی احسان نہیں کیا بلکہ اپنا فرض ادا کیا ہے۔" سوداگر نے ناگ کی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا کہ وہ کچھ روز اسی کے پاس رہے۔ ناگ رہنا تو نہیں چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ شائد یہاں عنبر ماریا وغیرہ سے ملاقات ہو جائے اس نے حامی بھر لی۔

دوسری طرف عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ بھی

سوڈان کی طرف چلے آرہے تھے۔ تاکہ کستوری ناگن کے سپیرے باپ سے مل کر کستوری ناگن کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور یہ پتہ چلا سکیں کہ وہ ناگ کو لے کر کہاں گئی ہوگی۔ جونہی یہ لوگ سوڈان کی فضا میں داخل ہوئے سب سے پہلے انہیں ناگ کی خوشبو آئی۔ ناگ کی خوشبو محسوس کرتے ہی سب خوشی سے اچھل پڑے۔

عنبر نے کہا:

"جس طرف سے خوشبو آرہی ہے ادھر کو چلو۔"

ناگ کی خوشبو ان سب دوستوں کو سوداگر کی حویلی کے پاس لے آئی۔ دوسری طرف ناگ بھی اپنے دوستوں کی ملی جلی خوشبوئیں محسوس کر چکا تھا۔ اور پہلے ہی حویلی کے باہر موجود تھا۔ ناگ کو زندہ سلامت دیکھ کر سب نے اسے باری باری گلے لگایا اور سب نے حال پوچھا۔

ناگ بولا:

"خدا نے میری مدد کی اور میں ناگنوں کی خلائی دنیا سے یہاں واپس آگیا ہوں۔ ورنہ میں یہاں قیامت تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔"

پھر ناگ نے شروع سے آخر تک اپنی ساری کہانی سنائی کہ کس طرح کستوری ناگن اسے خلائی مہرے میں بند کر کے اپنی خلائی دنیا میں لے گئی اور پھر وہ کس مشکل سے وہاں سے فرار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہونے میں کامیاب ہوا۔

ناگ نے ہنس کر کہا:

"میں خلائی ناگن کی کینچلی سے گذر چکا ہوں۔ اب میں خلا میں روشنی کی رفتار سے سفر کر سکتا ہوں۔"

جولی سانگ بولی:

"ناگ بھیا! ہمیں خلا میں سفر نہ ہی کرنا پڑے تو اچھا ہے۔ خلائی دنیا ایک خطرناک دنیا ہے۔ کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کس سیارے میں کون سی مخلوق آباد ہے۔"

تھیو سانگ نے کہا:

"جولی سانگ ٹھیک کہتی ہے۔ ویسے تمہاری یہ نئی طاقت تمہیں مبارک ہو۔ ہو سکتا ہے کبھی دوبارہ تمہیں خلا میں روشنی کی رفتار پہ سفر کرنا پڑے۔"

ماریا کہنے لگی:

"خدا کا لاکھ شکر ہے کہ ناگ بھیا ہمیں دوبارہ مل گیا ہے۔"

عنبر نے پوچھا:

"اب کیا ارادہ ہے دوستو؟"

تھیو سانگ نے کہا:

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اب ہندوستان کی طرف چلے جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ علاقہ کستوری ناگن کا ہے اور

ہو سکتا ہے کہ وہ ناگ سے بدلہ لینے یا اس کو اغوا کرنے کے لئے پھر واپس یہاں آ جائے۔"

جولی سانگ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"ناگ بھیا! کستوری ناگن سے بیاہ کرنے میں کیا حرج تھا۔ ہمیں ایک بھابی مل جاتی۔"

ناگ نے چونک کر جولی سانگ کی طرف دیکھا۔ سب نے محسوس کیا کہ جولی سانگ نے ایک ایسی بات کہہ دی ہے جو اسے نہیں کہنی چاہئے تھی۔

تھیو سانگ نے جلدی سے کہا:

"جولی! آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا۔ ناگ کی شادی نہیں ہو سکتی۔ وہ کوئی عام آدمی یا سانپ نہیں ہے۔ وہ ناگ دیوتا ہے۔"

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سمندر میں بھٹکتی کیٹی

جولی سانگ نے فوراً کہا:

"ناگ بھیا! میں معافی چاہتی ہوں۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ بات مجھے نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

ناگ نے جولی سانگ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور شفقت سے بولا:

"جولی بہن! کوئی بات نہیں۔ تم ہماری پیاری بہن ہو لیکن آئندہ یہ بات کبھی نہ کرنا۔"

ماریا قریب ہی کھڑی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا:

"وہ دیکھو ہمارا میزبان سوداگر آرہا ہے۔ اس سے ہمارا تعارف کیسے کراؤ گے؟"

ناگ نے سوداگر کی طرف دیکھا۔ سوداگر نے ناگ کے سا عورتوں اور مردوں کو دیکھا تو بولا:

"ناگ بھائی! کیا تم اپنے دوستوں کا مجھ سے تعارف نہیں کراؤ گے؟"

ناگ نے عنبر، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کا تعارف کرا

ہوئے کہا کہ یہ سب میرے دوست ہیں اور ایران سے سوڈان آئے ہیں۔ ماریا چونکہ غائب تھی اس لئے ناگ نے اس کا تعارف نہ کرایا۔

سوداگر بولا:

"خوش آمدید میرے دوستو! اس حویلی کو میرا گھر نہ سمجھیں اپنا گھر ہی سمجھنا۔ آؤ اندر آجاؤ۔ تم تھکے ہوئے ہو۔ کچھ دیر آرام کرو۔"

سوداگر کی بیوی بھی آگئی۔ ناگ نے اس سے بھی اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ اس روز سوداگر نے بڑی شاندار دعوت کی۔ محض دکھاوے کے لئے عنبر ناگ وغیرہ نے کھانا کھایا اور پھر بڑے کمرے میں آکر قالینوں پر بیٹھ گئے۔ اور آئندہ کے پروگرام پر صلاح مشورہ کرنے لگے۔ سب نے اس خیال پر اتفاق کیا کہ انہیں ملک ہندوستان کی طرف ہی نکل جانا چاہیئے۔

عنبر نے ناگ سے پوچھا۔

"ہندوستان یہاں سے مشرق کی طرف ہے اور ہمیں سمندر میں سفر کرنا ہوگا۔"

ماریا بولی:

"خشکی کا راستہ بھی ہے۔ بخارا سے قافلے ہند کی طرف جاتے ہیں۔"

عنبر کہنے لگا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مگر سمندری جہاز کا سفر ہمارے لئے بہتر رہے گا
کیونکہ سمندری راستہ لمبا نہیں ہے۔ ہم جلدی پہنچ
جائیں گے۔"

آخر یہی طے ہوا کہ انہیں سمندری جہاز میں ہی سفر کرنا چاہ
اس وقت جبکہ سارے دوست ایک ساتھ مل کر ہندوس
کی طرف سمندری جہاز میں سفر کر رہے ہیں ہم واپس کستور
کی طرف جاتے ہیں۔ اس نے اپنی طاقت چھن جانے کے بعد
کھائی تھی کہ وہ ناگ کی دنیا میں واپس جاکر اس سے اپنی طاقت
لے گی۔ خلائی ناگنوں کی دنیا میں اس وقت کستوری ناگن کی
نہیں تھی۔ وہ بے بسی کی حالت میں اپنے کمرے میں بند پڑی
اسے معلوم تھا کہ ناگ واپس اپنی دنیا میں جاچکا ہے۔ کستو
بھی واپس اس کی دنیا میں جاکر اپنی طاقت واپس حاصل کرنا چا
تھی۔ یہ طاقت اسے ناگ نہیں دے سکتا تھا بلکہ کستوری نا
کو ہندوستان کے جنوب میں منگل دیپ کے مندر میں جاکر ا
مہینے کا خطرناک چلّہ کاٹنا تھا۔ یہ چلّہ کاٹنے کے بعد ہی کستوری
کو اس کی طاقت واپس مل سکتی تھی۔

کستوری ناگن نے ناگ کی دنیا میں واپس جانے کا فی
کرلیا اور وہ اس کا منصوبہ بنانے لگی۔ خلائی ناگن ہونے کی
سے اس کے پاس اتنی طاقت ضرور باقی تھی۔ کہ وہ خلا میں
کی رفتار سے سفر کر سکتی تھی۔ وہاں وہ قید نہیں تھی صرف

شاہی محل میں جانے کی اجازت نہیں تھی۔ چنانچہ ایک رات
کستوری ناگن اپنے کمرے سے نکل کر باہر آگئی اور ایک پہاڑی
پر چڑھ کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کئے اور پہاڑی
سے نیچے چھلانگ لگادی۔ کچھ دور تک وہ نیچے گرتی چلی گئی۔ پھر
وہ ایک جھٹکا کھا کر ایک دم سے فضا میں بلند ہوئی اور جس
طرح راکٹ چلتا ہے اسی طرح سے فضا میں غائب ہوگئی۔ فضا میں
کافی بلندی پر جانے کے بعد اس کی رفتار روشنی کی رفتار میں تبدیل
ہوگئی اور وہ خلا میں اسی رفتار سے سفر کرنے لگی۔ خلا میں سیاروں
اور ستاروں کے درمیان سے گذرتے ہوئے آخر

کافی بلندی سے اسے ملک ہندوستان دکھائی دینے
لگا تھا۔ اسے اسی ملک کے جنوب میں منگل دیپ کے مندر کے پاس
اترنا تھا۔ یہ مندر کستوری ناگن نے ایک بار پہلے بھی دیکھا ہوا تھا۔
وہ اپنے پیارے باپ کے پاس ایک بار وہاں آچکی تھی۔ کستوری
ناگن اس وقت ایک عورت کے روپ میں تھی۔ چونکہ اس کی
طاقت اس سے چھن چکی تھی۔ اس لئے اب وہ نہ تو سانپ
بن سکتی تھی نہ بلبل یا دوسرا پرندہ بن کر اڑ سکتی تھی۔ اور نہ ہی
غائب ہو سکتی تھی۔ وہ عورت کی شکل میں جنوبی ہند کے ایک
جنگل کے کنارے ویران علاقے میں اتر آئی۔ اس نے اپنے
چاروں طرف دیکھا۔ وہ رات کا وقت تھا۔ خلائی عورت ہونے
کی وجہ سے وہ اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن کو دور ایک جگہ روشنی دکھائی دی۔ اس نے روشنی کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ یہ ایک لکڑ ہارے کا چھوٹا سا جھونپڑا تھا۔ جس کے باہر آگ جل رہی تھی تاکہ جنگلی درندے ادھر نہ آئیں۔ کھٹکے کی آواز سن کر لکڑ ہارا باہر آگیا۔

"کون ہے؟

اس نے آواز دی"

کستوری ناگن نے آگے بڑھ کر کہا؛

"بھائی میں ہوں! منگل دیپ مندر کی پجارن ہوں۔ جنگل میں آئی تھی کہ راستہ بھول گئی۔ کیا تم مجھے منگل دیپ مندر پہنچا سکتے ہو؟ دیوتا تمہیں اس کا انعام دیں گے۔

لکڑ ہارے نے کہا؛

"بہن! اس وقت تو چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ تم یہاں آرام کرو۔ دن نکلے گا۔ تو میں تمہیں ضرور منگل دیپ کے مندر پہنچا دوں گا"

کستوری ناگن نے پوچھا!

"منگل دیپ یہاں سے کتنی دور ہے؟

لکڑ ہارا بولا!

"زیادہ دور نہیں ہے۔ بس ایک پہاڑی راستے میں ہے۔ پہاڑی کی دوسری طرف مندر ہے۔ تم جھونپڑی میں جا کر لیٹ جاؤ۔ میں یہاں باہر لیٹ جاتا ہوں"

کستوری ناگن نے لکڑ ہارے کا شکریہ ادا کیا اور جھونپڑے میں جا کر گھاس پھوس کے بستر پر لیٹ گئی۔ لکڑ ہارا باہر الاؤ کے پاس لیٹ گیا۔ کستوری کو نیند کہاں آتی تھی۔ ساری رات یہی سوچتی رہی کہ وہ جلدی سے چلہ کاٹ کر ناگ کی تلاش میں جائے اور اسے ایک بار پھر اغوا کر کے اپنے ساتھ واپس لے جائے۔ اس بار کستوری ناگن نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ وہ ناگ کو ایک دوسرے سیارے پر لے جائے گی۔ جہاں ناگنوں کی بجائے ناگنوں کی روحیں رہتی تھیں۔ وہاں وہ ناگ کو قید میں ڈال دے گی۔ اور وہ وہاں سے واپس اپنی دنیا میں کبھی نہیں آسکے گا۔

دن نکلا تو لکڑ ہارا کستوری ناگن کو لے کر منگل دیپ مندر کی طرف چل پڑا۔ وہ دوپہر سے پہلے منگل دیپ مندر پہنچ گئے۔ لکڑ ہارا واپس چلا گیا۔ کستوری ناگن نے ایک نظر منگل دیپ مندر پر ڈالی۔ یہ ایک پرانا اور پُراسرار مندر تھا۔ جس کے میوترے گنبد کے پتھر کئی جگہ سے اکھڑ گئے تھے۔ آس پاس دور گاؤں کی آبادی تھی۔ جہاں سے عورتیں اور مرد صرف صبح کے وقت مندر کے اندر دیوتا کی پوجا کرنے آتے تھے۔ مندر کے اندر دیوتا کی ایک بڑی مورتی رکھی ہوئی تھی۔ کستوری ناگن کو معلوم تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور جا کر [illegible] س جگہ بیٹھ کر کاٹنا ہے۔ منگل دیپ مندر میں ایک بوڑھا پجاری رہتا تھا۔ جس کی ایک بیٹی کلپا اس کے ساتھ مندر کی صفائی اور دیکھ بھال کرتی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کستوری ناگن مندر میں داخل ہوئی تو بوڑھے پجاری کی بیٹی کلپا نے اس سے پوچھا کہ وہ کس گاؤں سے آئی ہے۔ کستوری ناگن نے یونہی ایک گاؤں کا نام لیا اور بولی:

"بہن: میں یہاں اپنے بیمار خاوند کے لئے چلّہ کرنے آئی ہوں۔ مجھے رشی جی نے کہا ہے کہ اگر میں نے ایک ماہ تک مندر میں چلا کاٹا تو میرا بیمار خاوند بالکل تندرست ہو جائے گا۔"

کلپا نے کہا:

"تم یہاں کس جگہ بیٹھ کر چلّہ کاٹو گی بہن؟ اور تمہارا نام کیا ہے۔؟"

کستوری ناگن نے کہا:

"میرا نام کستوری ہے۔ اور میں مندر کے پچھواڑے جو پرانا تالاب ہے وہاں آدھی رات کے بعد چلّہ کیا کروں گی۔"

کلپا کہنے لگی:

"آؤ میں تمہیں اپنے باپ سے ملاتی ہوں۔ وہ اس مندر کے پجاری ہیں۔ ان کی اجازت ضروری ہے۔"

کلپا نے کستوری ناگن کو اپنے پجاری باپ سے ملایا۔ بوڑھے پجاری نے غور سے کستوری ناگن کو دیکھا اور یہ سن کر کہ وہ اپنے بیمار خاوند کے لئے چلّہ کاٹنا چاہتی ہے۔ اسے اجازت دے

دی۔ کستوری ناگن نے پجاری کا شکریہ ادا کیا اور اسی رات جب رات آدھی گذر گئی تو کستوری اپنی کوٹھڑی سے نکل کر مندر کے پچھواڑے آ گئی۔ اس وقت چاروں طرف گہری خاموشی اور اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کستوری ناگن پرانے تالاب کے پاس آ کر رک گئی۔ اس نے غور سے تالاب کو دیکھا تالاب کا پانی اندھیرے میں بالکل تاریک نظر آ رہا تھا۔ سیڑھیاں تالاب کے پانی کے اندر چلی گئی تھیں۔ کستوری ناگن پانی میں اتر کر تالاب کی چوتھی سیڑھی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ پانی اس کی کمر تک آتا تھا۔ کستوری ناگن نے خاص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ آگ کا منتر تھا۔ ایک گھنٹے تک منتر پڑھا تو تالاب کا پانی گرم ہو کر کھولنے لگا۔ مگر کستوری ناگن کے جسم کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ اسی طرح بیٹھی منتر پڑھتی رہی۔

تھوڑی دیر بعد تالاب کا پانی پھر سے ٹھنڈا ہو گیا۔ صبح ہونے والی تھی۔ کستوری ناگن واپس اپنی کوٹھڑی میں چلی گئی۔ دوسری رات وہ پھر آدھی رات کو تالاب میں اتر کر بیٹھ گئی۔ اور منتروں کا جاپ کرنے لگی۔ اس بار تالاب کا پانی ٹھنڈا ہو کر برف بن گیا اور کستوری ناگن کا جسم برف بن گیا۔ مگر وہ برابر منتر پڑھتی چلی گئی۔ کافی دیر بعد تالاب کی برف پگھل گئی اور پانی اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔ یوں کستوری ناگن نے ایک مہینے کا چلّہ شروع کر دیا۔ کستوری ناگن کو ہم جنوبی ہند کے منگل دیپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سمندر میں چلہ کاٹتے ہوئے چھوڑتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لئے واپس عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی طرف جاتے ہیں۔

وہ ایک سمندری جہاز میں بیٹھے افریقہ کے مشرقی ساحل کی ایک بندرگاہ سے سوار ہوکر ہندوستان کی طرف سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ یہ بحرِ ہند کا سمندر تھا۔ جہاں برسات میں اتنی بارشیں ہوتی ہیں کہ سمندر کی لہریں طوفانی ہوکر کئی کئی گز اوپر کو اچھلتی ہیں اور تیز آندھی میں وہ پہاڑ جتنی اونچی ہو جاتی ہیں۔ اس بات کا عنبر ناگ ماریا کیٹی وغیرہ نے خیال نہ کیا۔ کہ وہ برسات کے موسم میں سمندر کا سفر کر رہے ہیں ویسے بھی انہوں نے ہمیشہ طوفانی ہواؤں میں ہی سفر کیا تھا۔ اور کبھی ان باتوں کی پرواہ نہیں کی بس خدا پر بھروسہ کر کے چل پڑتے تھے۔ جب جہاز بیچ سمندر میں پہنچا تو بادل آ گئے اور تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ ان ہواؤں نے طوفان کی شکل اختیار کرلی اور جہاز ہچکولے کھانے لگا۔ جہاز کبھی دائیں طرف جھکتا کبھی بائیں طرف جھک جاتا۔ مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ مسافروں کی مدد کر رہے تھے اور انہیں جہاز کے نیچے والے کیبن میں [illegible] رہے تھے۔

کیٹی ایک مسافر کا بستر اٹھائے اسے نیچے لے جا رہی تھی کہ سمندر کی ایک موج جو کہ بہت اونچی تھی جہاز سے ٹکرائی۔ جہاز

ایک طرف کو جھک گیا اور کیٹی عرشے کے تختے سے پھسلتی ہوئی سمندر کی بپھرتی لہروں میں گر گئی۔ پہاڑ ایسی لہروں میں بھلا ایک انسان کی کیا حیثیت تھی۔ طوفانی لہریں دیکھتے دیکھتے کیٹی کو نگل کر کہیں سے کہیں لے گئیں۔ ایک پہاڑ ایسی لہر اوپر کو اٹھی اور جب نیچے سمندر میں گری تو کیٹی کو سمندر کے نیچے ہی نیچے لے گئی۔ نیچے سمندر کی گہرائی میں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں جن کی گھنی جھاڑیاں اور درخت ایک دوسرے میں الجھے ہوئے تھے۔ کیٹی ان جھاڑیوں میں الجھ گئی۔ یہاں ایک کھوہ میں ایک تیندوا رہتا تھا۔ اس نے انسانی جسم کی بو پائی تو کھوہ سے نکلا اور اس نے کیٹی کو اپنی لمبی لمبی ان گنت ٹانگوں میں لپیٹا اور اسے کھوہ کے اندر لے گیا۔

اوپر جہاز پر افراتفری مچی ہوئی تھی۔ جہاز بری طرح ڈول رہا تھا۔ عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ اور جولی سانگ مسافروں کو نیچے لے جاکر ان کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ کہ اچانک عنبر نے پوچھا کہ کیٹی کہاں ہے؟

ناگ بولا:

”وہ اوپر ایک مسافر کا بستر اٹھا کر نیچے آ رہی تھی۔“

جولی سانگ تھیوسانگ اور ماریا دوڑ کر اوپر گئے۔ مگر کیٹی کہیں بھی نہیں تھی۔ عنبر اور ناگ بھی جہاز کے اوپر آ گئے۔ انہوں نے کیٹی کو جگہ جگہ تلاش کیا۔ مگر وہ انہیں کہیں نہ ملی۔

عنبر نے گھبرا کر کہا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ کیٹی کی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔ اب تو سب پریشان ہو گئے۔ طوفان اسی طرح جاری تھا۔"

ماریا نے کہا:

"ہو سکتا ہے کیٹی کہیں سمندر میں نہ گر گئی ہو۔ میں نیچے سمندر میں جا کر دیکھتی ہوں۔"

اور ماریا فوراً سمندر میں غوطہ لگا گئی۔ وہ روشنی کی کرن کی طرح سمندر کی بپھری ہوئی موجوں میں سے گذرتی سمندر کی تہہ میں آ گئی۔ یہاں بھی پانی میں کافی ہلچل تھی۔ سمندر کے نیچے اتنے گھنے درخت جھاڑیاں اور جھاڑ جھنکار تھی کہ ماریا کو کہیں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے جگہ جگہ کیٹی کو تلاش کیا۔ اسے آوازیں بھی دیں مگر کیٹی کو تیندوے نے کھوہ میں بند کر رکھا تھا۔ اور کیٹی کے جسم میں اپنا خاص زہر داخل کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے کیٹی کے جسم سے تھوڑی دیر کے لئے اس کی خوشبو نکلنا بند ہو گئی تھی۔

ماریا نے آس پاس کا سارا سمندر کھنگال ڈالا مگر اسے کیٹی کا کوئی سراغ نہ ملا۔ وہ اوپر آ گئی اوپر اگرچہ طوفان کا زور ہلکا ہو گیا تھا مگر جہاز بری طرح ڈول رہا تھا۔ ماریا نے عنبر، ناگ تھیوسانگ اور جولی سانگ کو بتایا کہ کیٹی سمندر کے نیچے کہیں نہیں ہے۔ سب کو فکر لاحق ہو گئی۔ خدا جانے کیٹی کہاں غائب ہو گئی تھی۔

عنبر بولا:

"اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کیٹی ضرور سمندر میں ہی گری ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"اگر وہ سمندر میں گرتی تو اسے اوپر آ جانا چاہئے تھا۔"

جولی سانگ نے کہا:

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سمندر میں گرتے ہی کسی سمندری بلا نے اسے دبوچ لیا ہو اور وہ بے ہوش ہو گئی۔"

ناگ کہنے لگا:

"کچھ بھی ہو سکتا ہے مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔"

ماریا بولی:

"ہمیں ہر حالت میں کیٹی کو اسی جگہ تلاش کرنا ہوگا۔ ہم اسے چھوڑ کر آگے نہیں جائیں گے۔"

سب چپ ہو گئے۔ جہاز ہچکولے کھاتا ہوا ہندوستان کے ساحل کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ناگ نے کہا:

"تم میرے ساتھ آؤ ماریا۔ ہم دونوں ایک بار پھر سمندر میں کیٹی کو تلاش کرتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس بار ماریا کے ساتھ ناگ بھی سمندر میں چھلانگ لگا گیا۔ ناگ نے سمندر میں گرتے ہی سانپ کی شکل بدل لی اور وہ تیزی سے نیچے ہی نیچے اترتے چلے گئے۔ مگر اب وہ اس جگہ سے کافی آگے آگئے تھے۔ جہاں کیٹی سمندر میں گری تھی۔ اور اب تیندوے کے کھوہ میں بے ہوش پڑی تھی۔ ماریا اور ناگ نے سارا سمندر دیکھ ڈالا۔ وہ سمندری چٹانوں کی غاروں میں بھی گئے۔ مگر کیٹی نہ ملی۔

تیندوے نے کیٹی کو ہڑپ کرنے کی دو تین بار کوشش کی تھی مگر ہر بار اسے بجلی کا جھٹکا لگا تھا۔ جس کی وجہ سے تیندوے نے بے ہوش کیٹی کو کھوہ میں ایک طرف بند کر دیا تھا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد وہ اسے کھائے گا۔

ماریا اور ناگ اوپر آگئے۔ جہاز پر آکر ناگ نے کہا:

"کیٹی نیچے سمندر میں کہیں نہیں ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کستوری ناگن خلا سے انتقام لینے نیچے آگئی ہو اور وہ کیٹی کو اٹھا کر لے گئی ہو۔"

عنبر بولا:

"مگر تم نے تو کہا تھا کہ اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے پھر وہ کیٹی کو کیسے اغوا کر سکتی ہے؟"

ناگ نے کہا:

"کستوری ناگن بڑی عیار عورت ہے۔ ممکن ہے اس

نے کسی ترکیب سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کر لی ہو اور کیٹی کو اپنے انتقام کا نشانہ بنایا ہو۔"

جولی سانگ اور تھیو سانگ مایوس ہو گئے۔

ناگ بولا:

"عنبر بھیا! تم کیا مشورہ دیتے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"جہاز ہندوستان کی طرف جا رہا ہے۔ کیٹی سمندر کے اوپر اور نیچے کہیں نہیں ملی۔ ہو سکتا ہے اسے کستوری ناگن ہی اغوا کر کے لے گئی ہو۔ اس لئے میری رائے میں ہمیں اپنا سفر جاری رکھنا چاہئے۔ بہت ممکن ہے کہ ہندوستان پہنچ کر ہمیں کیٹی دوبارہ مل جائے۔"

سب خاموش ہو گئے۔ کوئی بھی کیٹی کے بغیر وہاں سے جانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ سب نے اپنے اپنے سر جھکا دئے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ عنبر کی رائے سے دکھے ہوئے دل کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔ سب خاموشی سے عرشے کی ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ طوفان تھم گیا تھا مگر لہروں کی رفتار بہت تیز تھی۔ اور جہاز اپنی منزل کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔ جہاز کے بادبان کھول دئے گئے تھے۔ بادل چھائے ہوئے تھے اور بارش ہونے لگی تھی۔ تیسرے پہر دور سے زمین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی لکیر سی نظر آئی۔ مسافروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مگر
ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ بڑے اداس تھے۔ وہ کی
کے بغیر ساحل پر اترنے والے تھے۔ جہاز ہندوستان کی بندرگا
کیرل پہ جاکر رُک گیا۔

عنبر ناگ، ماریا، جولی سانگ اور تھیو سانگ جب کیٹی کے بغیر
اترے تو وہ سب بڑے اداس تھے۔

عنبر نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا!

"ہمیں یہیں بندرگاہ کے قریب ہی کسی سرائے میں کچھ دیر رہ کر کیٹی کا انتظار کرنا چاہیے۔ ہم اس کی تلاش بھی جاری رکھیں گے۔ بہت ممکن ہے کہ کیٹی جہاں بھی کہیں ہو وہ وہاں سے نکل کر ہمارے پاس پہنچ جائے۔"

تھیو سانگ نے کہا!

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ کیٹی آزاد ہونے کے بعد اسی بندرگاہ کا رُخ کرے گی۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم ہندوستان کی اسی کیرل نامی بندرگاہ کی طرف ہی جا رہے ہیں۔"

عنبر کہنے لگا!

"ٹھیک ہے۔ ہمیں مایوسی کو دور کر دینا چاہیے۔ کیٹی اگر کسی مشکل میں پھنس بھی گئی ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ وہ مر نہیں سکتی۔ جب تک کہ اسے آگ میں نہ پھینکا جائے

اور خدا نے چاہا تو ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کیٹی میں طاقت ہے کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکے۔ چلو! اب کسی سرائے میں چلتے ہیں۔"

بندرگاہوں کے قریب سرائے ضرور ہوا کرتی تھی۔ عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ بندرگاہ کیرل کے قریب ہی ایک سرائے میں آکر اتر گئے۔ اسی وقت ماریا اور ناگ نے کیٹی کی تلاش شروع کر دی۔ ناگ عقاب کی شکل میں ایک طرف نکل گیا۔ اور ماریا دوسری طرف جنگلوں میں نکل گئی کہ شائد کہیں سے کیٹی کی خوشبو آ جائے۔ وہ شام کو آس پاس کا سارا علاقہ چھان کر واپس آ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اردگرد کیٹی کہیں نہیں ہے۔

عنبر نے کہا:

"بہرحال وہ یہاں آ سکتی ہے۔ ہمیں اسی جگہ کچھ عرصہ رہنا ہوگا۔"

ایک طرف تو عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ جنوبی ہندوستان کی بندرگاہ کیرل کی ایک سرائے میں بیٹھے کیٹی کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف کستوری ناگن کیرل کی بندرگاہ سے پانچ سو میل دور ہندوستان کے مشرقی ساحل کے پاس منگل دیپ کے مندر میں اپنی طاقت واپس حاصل کرنے کے لئے چلّہ کاٹ رہی ہے۔ ان لوگوں کو اسی جگہ چھوڑ کر ہم واپس کیٹی کی طرف چلتے ہیں۔ کیٹی کو جب تیندوے نے اپنے بازوؤں میں جکڑا تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ ہوش میں تھی۔ اس نے اپنی پوری طاقت کا زور لگا کر تیندوے سے نکلنے کی کوشش کی۔ اس کی طاقت کے آگے تیندوے کی طاقت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ وہ تیندوے کی گرفت سے تقریباً نکل گئی تھی کہ تیندوے نے کیٹی کے جسم میں اپنا بیہوشی کا زہر داخل کر دیا۔ کیٹی فوراً بے ہوش ہو گئی۔ تیندوے نے اب کیٹی کو ہڑپ کرنے کا ارادہ کر کے اس کے بازو کو دانت مارے ہی تھے کہ اسے زبردست بجلی کا جھٹکا لگا۔ تو تیندوے نے کیٹی کو کھوہ میں ایک طرف ڈال دیا۔ کہ شاید کچھ دیر کے بعد اس کے جسم میں سے بجلی ختم ہو جائے۔ اس کا خیال تھا کہ کیٹی ابھی تھوڑی دیر میں مر جائے گی۔ مگر کیٹی مر نہیں سکتی تھی۔

دو تین گھنٹے بعد تیندوے نے پھر کیٹی کو دانت مارے تو اسے ایک بار پھر ایسا زبردست جھٹکا لگا کہ تیندوا ڈر کر وہاں سے بھاگ گیا۔ کیٹی بے ہوشی کی حالت میں دیر تک کھوہ میں پڑی رہی۔ پھر اسے ہوش آنا شروع ہو گیا۔ کیٹی کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک تاریک پانی سے بھری ہوئی سرنگ میں دیکھا۔ اسے یاد آگیا کہ وہ سمندر میں گر پڑی تھی۔ اور ایک تیندوا اسے جکڑ کر کھوہ میں لے آیا تھا۔ اب تیندوا اسے کہیں نظر نہیں آ رہا تھا کیٹی تیرتی ہوئی کھوہ سے باہر آ گئی۔ باہر گہرا تاریک سمندر تھا۔ کیٹی نے اوپر کی طرف منہ کیا اور ہاتھ پاؤں چلاتی تیزی سے سمندر کی سطح کی طرف اوپر کو جانے لگی۔

جب وہ سمندر کی سطح پر آئی تو وہاں بھی اندھیرا تھا۔ اس لئے کہ رات ہو گئی تھی۔ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔ کیٹی نے دیکھا کہ مشرق کی طرف ایک ستارہ چمک رہا تھا۔ وہ اس ستارے کی طرف تیرنے لگی۔ طوفان گذر گیا تھا۔ سمندر کی لہریں پُر سکون تھیں۔ کیٹی کو اپنا جہاز کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسے عنبر ماریا ناگ جولی سانگ اور تھیوسانگ کا خیال آنے لگا۔ کہ وہ اسے نہ پا کر کتنے اداس ہوئے ہوں گے۔ کیٹی کو معلوم تھا کہ ان کا جہاز ہندوستان کے مغربی ساحل کی بندرگاہ کیرل کی طرف جا رہا تھا۔ اور وہ لوگ بھی کیرل ہی کو جا رہے تھے۔ کیٹی بھی اسی رُخ کو ہی تیر رہی تھی۔

کافی دیر تک تیرتے رہنے کے بعد کیٹی نے محسوس کیا کہ سمندر لہریں ایک بار پھر بلند ہو رہی ہیں اور ان میں ہل چل پیدا ہو رہی ہے۔ اس نے دور آسمان پر بادلوں کے سیاہ غبار کو ابھرتے دیکھا۔ ہوا بھی تیز ہو گئی تھی۔ کیٹی سمجھ گئی کہ ایک بار پھر سمندر میں طوفان آ رہا ہے۔ دیکھتے دیکھتے بادل آسمان پر چھا گئے۔ ہوا تیز ہو گئی۔ سمندر کی لہریں اوپر نیچے ہونے لگیں۔ پھر ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔ اچانک زور سے آندھی چلنے لگی۔ ہوا کے تھپیڑے سیٹیاں بجاتے ہوئے گذر رہے تھے۔ موجیں اچھل اچھل کر کیٹی کو ادھر ادھر اچھال رہی تھیں۔ کیٹی پھر بھی مشرق کی طرف تیرنے کی کوشش کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر رہی تھی۔ طوفان کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔ پھر ایسا ہوا کہ کوہ ہمالیہ جتنی بڑی بڑی لہریں بلند ہونے لگیں۔ لہریں کیٹی کو تنکے کی طرح ادھر ادھر اچھال رہی تھیں۔ کیٹی سے اب تیرا نہیں جا رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو لہروں کے حوالے کر دیا۔ کیونکہ سمندری موجوں میں اس قدر طاقت تھی کہ کیٹی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

ساری رات سمندر کی طوفانی موجیں کیٹی کو لئے سمندر میں بھٹکتی پھرتی رہیں۔ خدا خدا کر کے رات کے پچھلے پہر جا کر کہیں طوفان تھما۔ جب دن کی روشنی پھیلی تو کیٹی سمندر کی موجوں پر بے سدھ ہو کر لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اسے دور ایک جگہ زمین ابھری ہوئی نظر آئی۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ شاید یہی ہندوستان کا مغربی ساحل ہو۔ اس نے اس طرف تیرنا شروع کر دیا۔ کوئی ایک گھنٹے کے بعد سمندری موجیں اسے ابھری ہوئی زمین کے قریب لے گئیں کیٹی نے دیکھا کہ وہ ایک جزیرہ تھا۔ ہندوستان کا ساحل نہیں تھا کیونکہ کسی ملک کا ساحل قوس کی طرح شمال جنوب کی طرف دور تک چلا گیا ہوتا ہے جبکہ اس جزیرے کے چاروں طرف سمندر تھا۔

کیٹی نے پھر بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ چلو کچھ دیر وہ یہاں آرام کر کے کچھ سوچ تو سکے گی کہ آگے کیا کرنا ہے۔ وہ تیرتی ہوئی

جزیرے کے ساحل پر پہنچ کر ریت پر لیٹ گئی۔ جب اس کے جسم کو تھوڑا سا سکون پہنچا تو وہ اٹھ کر جزیرے کے درختوں کی طرف بڑھی۔ یہاں اسے کوئی آبادی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ ابھی وہ درختوں سے تھوڑی دور ہی تھی کہ ڈھول کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ کیٹی نے چونک کر دیکھا کوئی پچاس کے قریب جنگلی آدمی ناچتے گاتے ڈھول بجاتے تیرے لہراتے اس کی طرف درختوں سے نکل کر بڑھے۔

کیٹی وہیں رک گئی۔ سمجھ گئی کہ یہ آدم خور جنگلی ہیں اور ایک انسان کو جزیرے میں دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں کہ آج اس کا گوشت بھون کر کھائیں گے۔

کیٹی نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ایسا نہیں کرنے دے گی۔ وہ ابھی ان سے مقابلہ بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ یہ چاہتی تھی کہ ان لوگوں کی باتوں سے یہ اندازہ ہو جائے کہ یہاں سے ہندوستان کا ساحل کتنی دور ہے۔ اور یہاں سے ہندوستان کے ساحل کی طرف کون سا راستہ جاتا ہے۔ اور کس ذریعے سے وہاں پہنچا جا سکتا ہے۔

کیٹی خاموش اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔

جنگلی آدمیوں نے اسے گھیرے میں لے لیا اور اس کے ارد گرد ڈھول کی تال پر رقص کرنے اور خوشی کے ترانے گانے لگے کیٹی نے بہت جلد محسوس کر لیا کہ یہ لوگ بار بار اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگے سر جھکا کر اس کی تعظیم کر رہے ہیں۔ اور ان کا ا
اس کو کھانے کا نہیں ہے۔

یہ بات کیٹی کے لئے بڑی عجیب تھی۔ ان میں ایک لم
اور موٹا تازہ آدمی بھی تھا۔ جس کے سر پر طوطے کے پرو
تاج تھا۔ وہ شاید ان کا بادشاہ تھا۔

اس نے بلند آواز میں کہا:

"ملکہ کو شاہی مہمان خانے میں لے چلو۔"

کیٹی چونکی: ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ یہ لوگ اسے ملکہ سمجھ بیٹھے ہیں!

کیٹی نے بھی اداکاری کی اور مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ چلنے لگی۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

تھال میں سر

ایک نوجوان جنگلی کیٹی کے بالکل ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

یہ لوگ درختوں کے اندر چلے آئے۔ یہاں سے گزرے تو کیٹی نے دیکھا کہ ایک کھلی جگہ پہ کتنی ہی گول گول جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کے اوپر شیر کا سر لٹک رہا تھا۔ کیٹی کو اس کشادہ جھونپڑی میں لے جایا گیا۔ جھونپڑی میں ایک چبوترے پر بستر لگا ہوا تھا۔ یہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔

نوجوان جنگلی نے کیٹی سے کہا:

"تم اس جگہ پہ رہو گی ملکہ!"

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی تین نوجوان لڑکیاں پھولوں کے ہار اور پھل لے کر آ گئیں۔ انہوں نے کیٹی کے بال بنائے اسے پھولوں کے ہار ڈالے اور تین بار سجدہ کر کے ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔ پھر ایک اور ادھیڑ عمر کی جنگلی عورت اندر داخل ہوئی تینوں لڑکیاں چلی گئیں اس نے کیٹی کو شربت پلایا۔ پھر پھل پیش کئے اور سجدہ کرنے کے بعد کہنے لگی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ساگو! آج سے تم ہمارے جزیرے کی ملکہ ہو۔"

کیٹی نے آنکھیں جھپکا کر اس عورت کو دیکھا اور بولی:

"میں تمہاری ملکہ کیسے بن سکتی ہوں؟"

عورت نے کہا:

"ملکہ ساگو ہمارے جزیرے کا دستور ہے کہ جب کبھی کوئی سمندر میں بھٹکا ہوا مرد یا عورت ہمارے جزیرے پر آتا ہے تو ہم اسے اپنا بادشاہ یا ملکہ بنا لیتے ہیں اور جب تک کوئی دوسرا انسان بھٹکتا ہوا جزیرے پر نہیں آتا وہ مرد یا عورت اس وقت تک ہمارا بادشاہ یا ملکہ بنا رہتا ہے۔"

کیٹی نے پوچھا:

"تو کیا پھر پہلے والے بادشاہ یا ملکہ کو تم لوگ چھوڑ دیتے ہو؟ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟"

عورت نے کہا:

"اس وقت ہمارے ہاں ایک مرد بادشاہ موجود ہے۔ تم آگئی ہو تو اب تم ہمارے جزیرے کی ملکہ ہو۔ اس پہلے والے بادشاہ کے ساتھ ہم کیا سلوک کرتے ہیں اس کا بہت جلد تمہیں پتہ چل جائے گا۔

کیٹی نے کہا:

"یہ کون سا جزیرہ ہے اور یہاں سے ملک ہندوستان

کا ساحل کتنی دور ہے۔

عورت نے کہا:

"ملکہ ساگو! یہ ہمیں کچھ معلوم نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ عورت چلی گئی۔ کیٹی نے اٹھ کر باہر دیکھا۔ باہر جنگلی پھرے ہاتھوں میں لئے پہرہ دے رہے تھے۔ کیٹی ویسے بھی وہاں سے فرار ہو کر کہاں جاتی؟ یہ لوگ اسے پھر پکڑ کر لے آتے۔ اگر وہ اپنی طاقت استعمال کر کے ان سب کو ہلاک بھی کر ڈالتی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیٹی کو یہاں اپنی جان کی کوئی فکر نہیں تھی۔ کیونکہ یہ لوگ تو اسے اپنی ملکہ بنا چکے تھے۔ وہ اب صرف یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اس جزیرے سے ہندوستان کا ساحل کتنی دور ہے۔ پھر اسے یہاں سے کشتی حاصل کر کے ہندوستان کے ساحل کی طرف فرار ہونا تھا۔ کیٹی چبوترے پر بچھے ہوئے بستر پر آکر لیٹ گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ جو مرد اس کے یہاں آنے تک جزیرے کا بادشاہ تھا وہ کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ ضرور وہ بھی کسی جہاز کے غرق ہو جانے کے بعد کشتی میں تیرتا یہاں تک پہنچا ہوگا۔ اور اسے ضرور پتہ ہوگا کہ یہاں سے ہندوستان کا ساحل کس طرف ہے۔ اس سے مل کر کیٹی یہاں سے کامیابی سے فرار ہو سکتی تھی اور ہندوستان پہنچ سکتی تھی۔

جب ایک لڑکی اس کے لئے بھنا ہوا ہرن کا گوشت اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاول لے کر آئی تو کیٹی نے اس سے پوچھا کہ یہاں کا بادشاہ کہاں ہے؟

لڑکی نے کہا:

"ملکہ ساگو! وہ قید میں ہے۔"

کیٹی چونکی۔ تو کیا یہ لوگ نئی ملکہ یا بادشاہ ملنے پر پرانی ملکہ یا بادشاہ کو قید کر لیتے ہیں؟ کیٹی کی سمجھ میں یہ معمہ نہ آیا۔

اس نے پوچھا:

"تم پہلے والے بادشاہ کو قید کیوں کر لیتے ہو؟"

لڑکی نے سر جھکا کر کہا:

"ملکہ ساگو! ہمیں یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔"

اور لڑکی چلی گئی۔ کیٹی عجیب الجھن میں پڑ گئی۔ یہ بات تو صاف ہو گئی تھی کہ یہ لوگ جو کوئی بھی اس جزیرے میں بھٹکتا ہوا آتا ہے اسے اپنا بادشاہ یا ملکہ بنا لیتے ہیں۔ لیکن نیا بادشاہ یا ملکہ مل جانے پر یہ پہلے والے بادشاہ اور ملکہ کو قید میں کس لئے ڈال لیتے ہیں؟ یہ بات کیٹی کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ دن گذر گیا۔ شام کے وقت لڑکیاں کیٹی کو چشمے پر لے گئیں۔ وہاں انہوں نے کیٹی کو غسل دیا۔ اسے صاف ستھرے کپڑے پہنائے۔ کیٹی نے ان سے بھی باتوں باتوں میں پوچھا کہ جو پہلے یہاں کا بادشاہ تھا وہ کہاں ہے۔ مگر کسی نے اس کے سوال کا جواب نہ دیا۔

ان میں سے ایک عورت نے صرف اتنا بتایا کہ ایک برس پہلے

یہ آدمی کسی جہاز کے غرق ہو جانے کے بعد ایک ٹوٹے ہوئے تختے پر تیرتا ہمارے جزیرے پر آ گیا تھا۔ اور ہم نے اسے بادشاہ بنا لیا۔

کیٹی نے پوچھا:

"اس سے پہلے جو بادشاہ تھا وہ کہاں گیا؟"

اس پر یہ عورت خاموش ہو گئی۔ کیٹی کے لئے یہ معمہ نہائت پریشان کن تھا۔ بہر حال اس نے یہ پتہ چلانے کی کوشش شروع کر دی کہ اس سے پہلے جو جزیرے کا بادشاہ تھا وہ کس جگہ قید ہے۔ مگر یہ موقع اسے نہ مل سکا اور کیٹی کی تاج پوشی کا دن آ گیا۔

ایک روز اسے لینے کے لئے ساری لڑکیاں آ گئیں۔ انہوں نے کیٹی کو ملکہ کا لباس پہنایا۔ پھر اس کے آگے سجدے کئے اور ایک تخت پر بٹھا کر باہر لے گئیں۔ باہر ایک شاندار چبوترے پر ہرن اور شیر کی کھالیں بچھی تھیں۔ اوپر ایک تخت رکھا تھا جس پر سنبل کے تکئے لگے تھے۔ سارے جنگلی اور ان کا سردار ایک طرف ادب سے کھڑے تھے۔ کیٹی کو ملکہ کے لباس میں دیکھ کر سب نے خوشی سے نعرے لگائے۔ کیٹی کو تخت پر بٹھا دیا پھر سردار نے آگے بڑھ کر کیٹی کے سر پہ خوبصورت تاج رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈھول بجنے لگے۔ اور جنگلی خوشی سے رقص کرنے لگے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر سردار نے ہاتھ اٹھا کر کہا :

" ملکہ ساگو ! آج سے ہمارے جزیرے کی ملکہ ہے۔ جب تک اس جزیرے پر کوئی اور بھٹکتا ہوا آدمی یا عورت نہیں آتی ملکہ ساگو ہماری ملکہ رہے گی "

اب کیٹی سے نہ رہا گیا۔ اس نے بلند آواز میں کہا :

" جو تمہارا پہلے بادشاہ تھا وہ کہاں ہے ؟ "

سردار نے ہاتھ اٹھایا اور اپنے خاص آدمی سے کہا :

" پہلے بادشاہ کو لایا جائے "

فوراً چار آدمی سامنے والی جھونپڑی کی طرف دوڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلے تو انہوں نے ایک طشت اٹھا رکھا تھا۔ جس پر ایک آدمی کا کٹا ہوا سر پڑا تھا۔

سردار نے کیٹی سے کہا :

" ملکہ ساگو ! یہ ہمارے پہلے بادشاہ کا سر ہے۔ ہمارا اصول ہے کہ جب ہم کو نئی ملکہ یا بادشاہ مل جاتا ہے تو ہم اس پہلے بادشاہ یا ملکہ کو قتل کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں پھر اس کی ضرورت نہیں رہتی "

کیٹی ایک بار تو کانپ گئی۔ تھال میں بے چارے ایک بے گناہ مرد کا کٹا ہوا سر ادھر ادھر لڑھک رہا تھا۔

سردار نے کہا :

" ملکہ ساگو : مردہ بادشاہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کو جنت

میں پہنچا دو "

کیٹی سمجھ گئی کہ یہ لوگ نئی ملکہ یا بادشاہ ملنے پر اس کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں گے۔ مگر وہ خلائی عورت تھی اسے قتل کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ کیٹی نے دل میں اب یہی ارادہ کر لیا تھا کہ وہ یہاں سے چلی بھی جائے تو آخر کدھر جائے گی۔ اسے سمندر کے راستوں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس نے یہی سوچا کہ یہاں ان کی مرضی کے مطابق حکومت کرے اور کسی طرح ان سے یہ معلوم کرے کہ یہاں سے ہندوستان کا ملک کون سی سمت کو ہے اور پھر ایک روز کسی کشتی میں سوار ہو کر یا ویسے ہی سمندر میں چھلانگ دے اور وہ ہندوستان پہنچنے کی کوشش کرے۔

چنانچہ کیٹی نے مردہ بادشاہ کے کٹے ہوئے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور کہا :

" جاؤ جنت میں چلے جاؤ "

جنگلی بڑے خوش ہوئے کہ ان کی ملکہ سب کچھ جانتی ہے انہوں نے زور زور سے نعرے بلند کئے۔ ملکہ کے لئے بڑے جھونپڑے کو اب ایک محل کی طرح سجا دیا گیا۔ کیٹی ملکہ کے لباس میں ہر روز صبح باہر دربار لگاتی۔ اسے پھولوں، پھلوں اور سمندری موتیوں کے تحفے پیش کئے جاتے۔ جو سردار ایک خاص خزانے میں جمع کر دیتا۔ عورتیں اور لڑکیاں ہر وقت ملکہ کی خدمت پر موجود رہتیں۔ کیٹی کو بہت کم وہاں سے ادھر ادھر جانے کا موقع ملتا۔ پہلے والا بادشاہ تو قتل کر دیا گیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ اب کیٹی اس ٹوہ میں تھی کہ اگر اس جزیرے پر کوئی بیا
یا عورت اس جزیرے پر کسی ڈوبے ہوئے جہاز سے بچ کر آئے
کیٹی وہیں اسے کسی جگہ چھپا دے تاکہ اس کے ساتھ مل کر وہ
جزیرے سے فرار ہونے کی کوشش کرے۔ اسے یقین تھا کہ جو
بھی اس جزیرے پر آئے گا اسے اتنا ضرور اندازہ ہوگا کہ یہاں
ہندوستان کس طرف ہے۔

کیٹی ویسے تو ساحل سمندر پر چل پھر نہیں سکتی تھی۔ اس نے ا
ڈرامہ کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ایک صبح اٹھ کر اعلان کیا کہ
کو اس کے خواب میں سمندروں کا دیوتا آیا تھا اور اس نے حکم
ہے کہ ملکہ ہر روز دن میں ایک بار سمندر کے کنارے خود جا کر سم
میں پھول ڈالا کرے۔ اس وقت اس کے ساتھ اور کوئی نہ ہو۔
کو یہ خواب کچھ پسند نہ آیا۔ مگر جنگلی لوگ وہم پرست تھے۔ انہوں
نے کہا کہ ملکہ سمندر کے دیوتا کو پھول ضرور پیش کرے گی۔ تاکہ ان کے
جزیرے پر زیادہ پھل اگیں۔ زیادہ پھول پیدا ہوں اور وہ خوش حال
ہوں۔ سردار کو بھی ان کی بات ماننی پڑی۔ سردار نے بھی اعلان کر د
کہ ملکہ دن کے وقت سمندر کے کنارے اکیلی جا کر سمندر کے دیوتا کو
پھول پیش کر سکتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سردار نے دو آدمیوں
کو خفیہ طور پر کیٹی کے پیچھے لگا دیا۔ کہ وہ اس کا خیال رکھیں کہ کہیں
ملکہ جزیرے سے فرار نہ ہو جائے۔ کیٹی روز صبح سمندر پر جاتی اور
پھول لہروں پر پھینک دیتی۔

وہ سمندر کے کنارے چل پھر کر غور سے دیکھتی کہ کہیں کوئی بھولا
بھٹکا مسافر تو وہاں نہیں پڑا ہوا۔ دس پندرہ دن گذر گئے مگر وہاں
کوئی بھٹکا ہوا مسافر نہ آیا۔ ایک دن جزیرے میں بڑے زور کا
طوفان آیا۔ سارا دن آندھیاں چلتی رہیں۔ سمندر کی موجیں جزیرے کے
اندر تک آگئیں۔ کئی جھونپڑیاں ہوا کے ساتھ اڑ گئیں۔ کیٹی نے
سوچا کہ ضرور اس طوفان میں کسی نہ کسی جہاز کو نقصان پہنچا ہوگا۔
اگر وہ جہاز ڈوب گیا ہوگا تو اس کا ایک آدھ مسافر کسی تختے سے
چمٹا جزیرے پر ضرور آئے گا۔ کیونکہ اس زمانے میں بادبانی جہاز
اتنے مضبوط نہیں ہوتے تھے۔ دوسرے دن کیٹی رسم کے مطابق
پھول لے کر سمندر کے کنارے گئی۔ اسے وہاں درخت گرے ہوئے
نظر آئے مگر کوئی مسافر دکھائی نہ دیا۔ سردار کے خفیہ آدمی بھی
کیٹی کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ اور درختوں کے پیچھے چھپے اس
کی نگرانی کر رہے تھے۔

کیٹی کو شبہ تھا کہ سردار نے اس کے پیچھے اپنے آدمی ضرور
لگا دیئے ہوں گے۔ اس لیے وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرتی تھی
جس سے کسی کو شک ہو۔ اس نے سوچا کہ وہ ان خفیہ جاسوسوں
کو دھوکا دے کر رات کو یہاں آئے گی۔ ممکن ہے رات کو کہیں
کوئی بھولا بھٹکا مسافر مل جائے جو کسی جگہ چھپا بیٹھا ہو۔ مگر رات
کو باہر نکلنا آسان نہیں تھا۔ پھر بھی کیٹی آدھی رات کو جھونپڑے
کے پچھلے دروازے سے نکل کر سمندر کی طرف چل پڑی۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ رات بھی تاریک تھی۔ ہر طرف اندھیرا چھایا تھا۔ کیٹی اندھیرے میں سمندر کے کنارے چلتی رہی اس نے جگہ جگہ جھاڑیوں میں دیکھا۔ اسے کہیں کوئی بھولا بھٹکا مسافر دکھائی نہ دیا۔ کیٹی واپس اپنے جھونپڑی محل میں آ گئی۔ اس نے طے کیا کہ وہ دوسری رات بھر چھپ کر وہاں ضرور آئے گی۔

دوسری رات کو وہ ابھی اپنے جھونپڑے میں ہی تھی اور باہر جانے کی تیاریاں کر رہی تھی کہ اسے کھٹکا سنائی دیا۔ یہ ایسی آواز تھی جیسے کوئی کسی پتھر سے ٹکرا کر گر پڑا ہو۔ کیٹی نے سیاہ چادر اوڑھی اور خفیہ دروازے سے باہر نکل کر اندھیرے میں دیکھا اسے ایک جھاڑی کے پیچھے دو انسانی آنکھیں چمکتی نظر آئیں۔ کیٹی جلدی سے جھاڑی کے پاس گئی۔ ایک انسانی سایہ دوسری طرف بھاگا۔

کیٹی نے آہستہ سے آواز دی:

"ٹھہرو! میں تمہاری مدد کروں گی۔"

سایہ وہیں رک گیا۔ کیٹی اس کے قریب گئی تو دیکھا کہ یہ ایک نوجوان ہے جس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اور آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی ہے۔ اس نے اپنا ہاتھ منہ کے قریب لا کر خشک آواز میں کہا۔ "پانی"۔

کیٹی سمجھ گئی کہ یہی وہ نوجوان ہے جو کسی ڈوبے ہوئے جہاز

سے بچ کر اسی جزیرے میں کسی طرح پہنچ گیا ہے۔ کیٹی اسے جلدی سے اپنی جھونپڑی میں لے گئی۔ نوجوان کو شربت پلایا

شربت پی کر نوجوان کو کچھ ہوش آیا۔

کیٹی نے پوچھا:

"تم اس جزیرے میں کیسے پہنچے ہو؟"

نوجوان نے کیٹی کو بتایا کہ طوفان میں اس کا جہاز ڈوب گیا۔ وہ بڑی مشکل سے ایک تختے پر بیٹھ کر سمندر میں چار دن بھٹکتے رہنے کے بعد یہاں پہنچا ہے۔ وہ ڈر کے مارے کسی کو آواز نہیں دے رہا تھا۔ کہ کہیں یہ جنگلی آدم خور نہ ہوں۔

نوجوان نے کیٹی سے پوچھا کہ تم کون ہو! تم مجھے اس جزیرے کی جنگلی عورت نہیں لگتی ہو۔ اب کیٹی نے اسے ساری کہانی کھول کر سنا دی۔ اس نے نوجوان کو یہ بھی بتا دیا کہ وہ خوش قسمت ہے کہ کسی جنگلی کے ہاتھ نہیں آیا۔ ورنہ وہ اسے جزیرے کا بادشاہ بنا دیتے لیکن جب کوئی دوسرا شخص جزیرے پر آتا تو یہ جنگلی اس کا سر کاٹ ڈالتے۔

نوجوان نے کہا:

"کیا یہاں سے فرار ہونے کے لئے کوئی کشتی مل جائے گی! میں یہاں سے نکل جانا چاہتا ہوں۔"

کیٹی نے کہا:

"کیا تم سمندری راستے سے واقف ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نوجوان نے کہا:

"میرا نام شانگا ہے۔ میں اپنے جہاز کا ملاح تھا۔ اگر مجھے کشتی مل جائے تو میں یہاں سے فرار ہو کر ملک ہندوستان پہنچ سکتا ہوں۔"

کیٹی نے خوش ہو کر پوچھا:

"کیا تمہیں ہندوستان کا سمندری راستہ معلوم ہے؟"

شانگا بولا!

"ہاں! میں کئی بار اس راستے سے ہندوستان کا سفر کر چکا ہوں۔ ستاروں اور سورج کے اندازے سے میں دس روز میں ہندوستان پہنچ جاؤں گا۔"

کیٹی نے کہا:

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔ کیونکہ اب تم یہاں آ گئے ہو تو یہ لوگ میرا سر کاٹ ڈالیں گے۔ اور تمہیں بادشاہ بنا دیں گے۔ اس کے بعد جب کوئی اور مسافر جزیرے پر پہنچ گیا تو پھر اسے بادشاہ بنا کر تمہارا سر کاٹ دیا جائے گا۔"

نوجوان شانگا کہنے لگا:

"اگر ہمیں کشتی مل جائے اور اس میں ہم پانچ چھ دن کے لئے پانی اور کچھ پھل رکھ لیں تو میں تمہیں بھی اپنے ساتھ لے جانے کو تیار ہوں۔"

تمہارا نام کیا ہے؟

"کیٹی" کیٹی نے کہا:

شانگا کہنے لگا:

"میں جنگل میں جا کر چھپ جاتا ہوں۔ کیونکہ یہاں میں پکڑا لیا جاؤں گا۔ تم کشتی اور خوراک کا انتظام کر کے مجھے بتا دینا۔ پھر ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔"

کیٹی نے کہا:

"آؤ میں تمہیں ایک خفیہ جگہ پر چھپا آتی ہوں۔ تم اِدھر اُدھر کہیں چھپ گئے تو یہ جنگلی تمہیں پکڑ لیں گے۔ تم صرف چند روز کے بادشاہ بنو گے اور پھر تمہارا سر بھی کاٹ کر پھینک دیا جائے گا۔"

کیٹی نے سیاہ چادر اوڑھی اور نوجوان کو لے کر جھونپڑی کے خفیہ دروازے سے نکال کر تاریک جنگل میں اس طرف لے گئی جہاں وہ غسل کرنے جایا کرتی تھی۔ یہاں راستے میں اونچی نیچی چٹانیں ابھری ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان ایک کھائی تھی۔ کھائی میں ایک طرف چھوٹا سا غار تھا۔ جس کے آگے درختوں نے پردہ کر رکھا تھا۔ اس غار میں شانگا کو کیٹی نے چھپا دیا اور کہا:

"میں کل کسی وقت تمہارے لئے کھانا لے کر آؤں گی۔ تم یہاں سے ہرگز ہرگز باہر مت نکلنا۔"

یہ کہہ کر کیٹی واپس آ گئی۔ ساری رات وہ وہاں سے کشتی حاصل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنے کے بارے میں سوچتی رہی۔ دوسرے دن لڑکیاں اسے غسل کے لئے تالاب کی طرف لے گئیں تو کیٹی اپنے کپڑوں میں کچھ چاول اور مچھلی کا گوشت چھپا کر لے گئی تھی۔ اس نے لڑکیوں سے کہا:

"آج وہ اکیلی جاکر نہائے گی۔"

لڑکیاں اسے ملکہ سمجھتی تھیں اس لئے فوراً وہاں سے چلی گئیں۔ وہاں سے وہ غار بالکل ہی قریب تھا جہاں شانگا چھپا ہوا تھا۔ کیٹی بھاگ کر غار میں گئی۔ شانگا کو چاول مچھلی دی اور کہا:

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ تم میرے جانے کے بعد تالاب میں سے چھپ کر پانی پی لینا۔"

کیٹی واپس تالاب پر آگئی۔ غسل کرنے کے بعد وہ جنگل میں چلی تو لڑکیاں اسے وہاں بیٹھی مل گئیں۔ جو اس کے ساتھ جھونپڑ محل تک گئیں۔

اس روز کیٹی نے اپنی ایک بوڑھی لونڈی سے کرید کرید کر پوچھ لیا کہ کشتیاں کس طرف کھڑی ہیں۔

بوڑھی لونڈی کی زبانی کیٹی کو پتہ چلا کہ کشتیاں جزیرے کی دوسری جانب ساحل پر چٹانوں کے ساتھ ریت پر کھڑی ہوتی ہیں۔ کیٹی اسی رات خفیہ دروازے سے نکل کر شانگا کے غار میں گئی اور اسے بتا دیا کہ کشتیاں جزیرے کے جنوبی ساحل پر کھڑی ہوتی ہیں۔

شانگا سوچ میں پڑ گیا اور بولا:

"وہاں ناریل کے درخت ہوں گے کیا؟"

کیٹی بولی:

"میرا خیال ہے اگر جزیرے کے اس ساحل پہ ناریل کے درخت ہیں تو جنوبی ساحل پر بھی ہوں گے۔"

شانگا بولا:

"بس ٹھیک ہے۔ ہم پانچ دن کے لئے ناریل کشتی میں رکھ لیں گے۔ یہ ہماری پیاس بھی مٹائیں گے اور بھوک بھی۔ میں کسی وقت اندھیرے میں جاکر ان کشتیوں کو دیکھ آتا ہوں۔"

کیٹی نے کہا:

"احتیاط سے جانا۔ تمہیں کسی نے دیکھ لیا تو وہ تمہیں وہیں دبوچ لیں گے اور یہاں اگر میرا سر کاٹ دیا جائے گا لیکن کچھ روز بعد تمہارا سر بھی کٹ جائے گا۔ اس جزیرے کا یہی رواج ہے۔"

شانگا آہستہ سے بولا:

"میں احمق نہیں ہوں۔ تم بالکل فکر نہ کرو۔"

دوسرے روز جب رات گہری اندھیری ہوگئی تو شانگے نے اپنے جسم کے ساتھ جھاڑیاں باندھیں اور جزیرے کے جنوبی کنارے کی طرف چل پڑا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا جھاڑیوں میں سے گزر رہا تھا۔ یہ علاقہ بالکل ویران تھا۔ اس لئے سردار نے ادھر پہرہ نہیں لگایا تھا۔ شانگا آخر سمندر کے کنارے پہنچ گیا۔ یہاں اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ریت پر کئی کشتیاں دکھائی دیں۔ یہ کشتیاں زیادہ بڑی نہیں تھیں مگر بڑی محفوظ تھیں۔ وہاں کوئی جنگلی آدمی نہیں تھا۔ شانگا نے سب سے آخری کشتی کو چن لیا۔ ساحل پر ناریل کے بے شمار درخت رات کی سمندری ہوا میں جھوم رہے تھے۔ شانگا نے زمین پر گرے ہوئے بہت سے ناریل اٹھا کر آخری کشتی میں ایک طرف رکھ دئیے اور دبے پاؤں چلتا اپنے غار میں واپس آگیا۔ اگلی رات جب کیٹی اندھیرے میں خفیہ دروازے سے نکل کر شانگا کے پاس آئی تو اس نے اسے خوش خبری سنائی کہ کشتی بالکل تیار ہے اب انہیں یہاں سے فرار ہو جانا چاہیئے۔

دونوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ کل رات وہ جزیرے سے فرار ہو جائیں گے۔ دوسری رات کو کیٹی نے جلدی ہی کنیزوں کو جھونپڑے میں سے بھیج دیا۔ جب رات گہری ہو گئی اور جزیرے میں سناٹا چھا گیا تو کیٹی خفیہ دروازے سے نکل کر شانگا کے غار کی طرف چل پڑی شانگا پہلے ہی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ دونوں وہاں سے کشتی کی طرف روانہ ہوئے شانگا اسے آخری کشتی کے قریب لے گیا اور آہستہ سے بولا:

"کشتی میں میں نے بہت سے ناریل رکھ دئیے ہیں یہ پانچ چھ دن کے لئے ہمارے کھانے کے لئے کافی ہوں گے۔"

شانگا نے کشتی کو ریت پر سمندر کی طرف کھینچا۔ جونہی اس

نے کشتی کو گھسیٹا اس کی آواز پیدا ہوئی اور چھ سات جنگلی ایک طرف سے نکل کر آگئے۔ انہوں نے آتے ہی کشتی اور شانگا کو دبوچ لیا۔ شانگا کی گردن پر چھرا رکھ دیا۔ اور دونوں کو گھسیٹتے ہوئے ایک طرف لے گئے۔ انہوں نے فوراً ڈھول بجانا شروع کر دیا۔ یہ خطرے کا اشارہ تھا۔ ایک دم سے وہاں پچاس ساٹھ جنگلی سر پہ پہنچ گئے کیٹی نے سوچا کہ اگر میں یہاں ان جنگلیوں کا مقابلہ کرتی ہوں تو یہ لوگ شانگا کو ضرور مار ڈالیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اب معاملہ کھلے میدان میں ہی طے ہونا چاہیئے۔ کیٹی نے اپنی سیاہ چادر اتار کر پھینک دی اور کہا:

"میں تمہاری ملکہ ساگو ہوں۔ اس نوجوان کو چھوڑ دو۔"

سردار بھی وہاں بھاگتا ہوا آگیا تھا۔ ڈھول کی آواز نے سارے جنگلیوں کو بیدار کر دیا تھا۔

سردار نے ملکہ کو دیکھا تو حیرت سے پوچھا۔

"ملکہ ساگو! تم یہاں کیسے آگئیں؟"

ایک جنگلی نے کہا:

"سردار یہ نوجوان جزیرے پر نیا آیا ہے۔ ملکہ اسے یہاں سے لیکر بھاگ رہی تھی۔"

سردار نے قہقہہ لگا کر کہا:

"ملکہ اب بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتی۔ اس کی جگہ اب یہ نوجوان بادشاہ ہو گا۔ اور ملکہ کا سر صبح ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی کاٹ دیا جائے گا۔"

شانگا نے جلدی سے کہا:

"تم لوگ جنگلی ہو وحشی ہو۔ ملکہ کو ہلاک مت کرو۔"

سردار نے کہا:

"تم ہمارے بادشاہ ضرور ہو۔ مگر یہاں ہمارا قانون چلتا ہے۔ تم کو اس قانون کے ساتھ چلنا ہو گا۔ آج ملکہ کا سر اڑا دیا جائے گا۔ کل کوئی دوسرا اجنبی آگیا تو تمہارا سر اڑا کر اسے بادشاہ بنا دیا جائے گا۔"

سردار نے حکم دیا [illegible]۔"

دونوں کو الگ الگ جھونپڑیوں میں بند کر دیا گیا۔ شانگا کی تو خوب آؤ بھگت ہونے لگی۔ لڑکیاں اس کے جھونپڑے میں پھل پھول اور شربت لے کر گئیں۔ اور کیٹی کو رسیوں سے جکڑ کر ایک جھونپڑی میں ڈال دیا گیا۔ کیٹی چپ تھی۔ وہ ایک خاص وقت کا انتظار کر رہی تھی۔ پھر رات بیت گئی اور صبح کی روشنی نمودار ہونے لگی۔ جب دن چڑھ آیا تو سردار دو آدمیوں کے ساتھ کیٹی کے جھونپڑے میں داخل ہوا۔ ایک آدمی کے ہاتھ میں وہ تھال تھا جس میں کیٹی کی کٹی ہوئی گردن رکھنی تھی۔ اور دوسرے کے ہاتھ میں وہ تلوار تھی جس سے کیٹی کی گردن کاٹی جانے والی تھی۔ سردار پہلے ہی کیٹی کے خلاف تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی عورت جزیرے کی ملکہ بنے مگر وہ مجبور ہو گیا تھا۔ کیونکہ جزیرے پر خواہ کوئی مرد آئے خواہ عورت

جزیرے کے قانون کے مطابق اسے ملکہ یا بادشاہ بنانا ہی پڑتا تھا۔

سردار کے چہرے پر نفرت بھری مسکراہٹ تھی۔

اس نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"آج میرے دل کی حسرت پوری ہو گی۔ تمہارا سر کاٹ کر اس تھال میں رکھ دیا جائے گا۔"

کیٹی کا چہرہ پرسکون تھا۔ اس نے کہا:

"احمق آدمی تمہاری یہ حسرت کبھی بھی پوری نہیں ہو گی۔ کیونکہ دنیا کی کوئی شے میری گردن اتارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔"

سردار نے گرج دار آواز میں کہا:

"تمہاری گردن ابھی زمین پر پڑی ہو گی۔"

اس کے ساتھ ہی سردار نے جلاد کو اشارہ کیا۔ جلاد نے تلوار اٹھائی۔ سر کے اوپر لہرائی اور زور سے کیٹی کی گردن پر ماری مگر کیٹی کی گردن اپنی جگہ پر ہی لگی رہی۔ الٹا تلوار ٹوٹ گئی۔ کیٹی خلائی مخلوق تھی مگر ایک عرصے سے زمین پر رہنے اور کنوئیں کے جن سے دوستی ہو جانے کے بعد اس میں اتنی طاقت آگئی تھی کہ اگر وہ ارادہ کرے تو اس کا جسم پتھر کا ہو جاتا تھا۔ جب کہ تھیوسانگ اور جولی سانگ کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔ ان کے جسموں پہ زخم ضرور لگتا تھا مگر خون نہیں نکلتا تھا۔ اور زخم ربڑ کی طرح فوراً مل جاتا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کی گردن نہ کٹی اور تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے تو سر
دنگ سا ہو کر رہ گیا۔ اور اس نے فوراً جیب سے خنجر نکال
لیا اور خود کیٹی پر وار کیا۔

اب کیٹی نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے جسم کے گرد بندھی
ہوئی رسیوں کو توڑ کر پھینک دیا۔ اور سردار کے خنجر والے
ہاتھ کو پکڑ کر اسے اتنی زور سے گھمایا کہ سردار زمین پر لٹو
کی طرح گھومنے لگا۔ گھومتے گھومتے وہ درخت کے ساتھ
جا کر ٹکرا گیا۔ اور وہیں بیٹھا پھٹی پھٹی آنکھوں سے کیٹی کی
طرف دیکھنے لگا۔

اب کیٹی نے آگے بڑھ کر سردار کو گردن سے پکڑ کر
چوہے کی طرح زمین سے پانچ فٹ اوپر اٹھا لیا اور اس کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گرجدار آواز میں بولی!

"تم نہ جانے کتنے معصوم لوگوں کا خون کر چکے ہو۔
کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ظلم کا بدلہ ضرور مل کر رہتا
ہے! آج وہ وقت آگیا ہے کہ تجھ سے تمہارے تمام
گناہوں کا پورا پورا حساب لیا جائے گا۔"

سردار کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔ کیٹی نے اسے چوہے
کی طرح اٹھا رکھا تھا۔ وہ اسے اسی طرح لے کر اس میدان
کی طرف آگئی جہاں شانگا کے جھونپڑے میں اس کی آؤ بھگت
ہو رہی تھی۔ جنگلی اپنے سردار کو چوہے کی طرح ملکہ کے ہاتھ

میں لٹکا ہوا دیکھ کر کیٹی کی طرف دوڑے مگر کیٹی نے دوسرے
ہاتھ سے تین جنگلیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ پھر سردار کو زور
سے اوپر اچھالا۔ سردار درختوں کے اوپر تک چلا گیا اور قلابازیاں
کھاتا زمین پر دھپ سے گرا اور اس کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں۔
وہ مر چکا تھا۔

شور سن کر شانگا بھی باہر نکل آیا۔ اس نے کیٹی کو دیکھا تو
اس کی طرف دوڑا۔

"کیٹی، خدا کا شکر ہے کہ تم زندہ ہو۔ میں تو سمجھا تھا کہ ان
لوگوں نے تمہیں مار ڈالا ہے۔"

کیٹی نے تمام جنگلیوں کی طرف منہ کر کے کہا!

"سنو! آج سے اس جزیرے کا پرانا قانون ختم
ہوتا ہے اب جو کوئی بھی اس جزیرے پر آئے گا
اسے بادشاہ نہیں بنایا جائے گا۔ اور نہ ہی پرانے
بادشاہ کی گردن اڑائی جائے گی۔ میں سمندر کی دیوی
کیٹی بول رہی ہوں۔ ملکہ کا بھیس بدل کر میں تمہاری
نگرانی کرنے آئی ہوں۔ تم لوگوں نے نہ جانے کتنے
بے گناہوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔"

سب جنگلیوں نے کہا!

"ایسا کبھی نہیں ہو گا سمندر کی دیوی: ایسا پھر کبھی نہیں ہوگا
ہم اس جزیرے پر امن و سلامتی سے رہیں گے۔ کوئی بھولا بھٹکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مسافر جزیرے پر آگیا تو ہم اس کی خدمت کریں گے اور اسے کشتی میں بٹھا کر دور تک چھوڑ آئیں گے۔

کیٹی نے کہا:

"ٹھیک ہے تم لوگ اب ہمارے لئے کشتی تیار کر کے لاؤ جو شاندار اور مضبوط ہو۔ کیونکہ میں اور یہ نوجوان اب تمہارے جزیرے پر نہیں رہیں گے۔ ہم ہندوستان کی طرف جائیں گے۔"

جنگلی تو کیٹی کے آگے پیچھے پھر رہے تھے۔ اسی وقت انہوں نے ایک کافی بڑی کشتی کو سجا دیا۔ اس میں ضرورت کی ساری چیزیں بھر دیں۔ مچھلی ابلے چاول، پھل، ناریل، میٹھا پانی وغیرہ۔ کیٹی نے شانگا کو کشتی میں بٹھا دیا۔ پھر خود ایک بار جزیرے کے لوگوں کو خبردار کیا کہ وہ جزیرے پر آنے والے تباہ حال مسافروں کی مدد کریں اور انہیں کشتی دے کر یہاں سے رخصت کریں۔ اور پھر خود بھی کشتی میں بیٹھ گئی۔ شانگا ایک تجربہ کار ملاح تھا۔ اور اس سمندر کے چپے، چپے سے واقف تھا اس نے کشتی کو مشرق کی طرف چلانا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ جزیرے کا ساحل دور ہونے لگا۔

جنگلی ساحل پر کھڑے ہوئے تھے اور ملکہ کی شان میں نعرے لگا لگا کر ان کو الوداع کہہ رہے تھے۔

پانچ دن کے سمندری سفر کے بعد انہیں ہندوستان کا ساحل دکھائی دیا۔

راستے میں شانگا نے کیٹی سے پوچھا تھا کہ اس کے پاس اتنی طاقت کہاں سے آگئی تھی۔ اس کے جواب میں کیٹی نے یہی بتایا کہ جب اسے غصہ آتا ہے تو ایک خاص جادو کے ذریعے اس کے پاس یہ زبردست طاقت آجاتی ہے۔ کشتی ہندوستان کے ساحل کے ساتھ جا کر لگ گئی۔ معلوم ہوا کہ کیرل کی بندرگاہ وہاں سے پندرہ کوس شمال کی طرف ہے۔ شانگا نے کیٹی کو کیرل کی بندرگاہ پر پہنچا دیا اور خود دوسرے شہر کی طرف چلا گیا۔ کیرل میں آتے ہی کیٹی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کیونکہ اسے اس شہر سے عنبر ناگ ماریا اور جولی سانگ وغیرہ کی خوشبو آرہی تھی۔ دوسری طرف عنبر ناگ وغیرہ کو بھی جب کیٹی کی خوشبو آئی تو وہ سرائے سے باہر نکل آئے۔

دور سے کیٹی کو آتا دیکھ کر عنبر ناگ ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ اس کی طرف دوڑے۔ وہ اسے سرائے میں لے آئے۔ سرائے میں آکر کیٹی نے ان سب کو اپنی کہانی سنائی تو وہ بڑے حیران ہوئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"ہم ایک بار پھر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ معلوم نہیں کب پھر جدا ہو جائیں گے۔ اس لئے ہمیں اسی خوشی میں دریا پر چل کر کشتی کی سیر کرنی چاہئے۔"

سب تیار ہو گئے۔ کیرل شہر کے اندر ایک دریا کھیتوں اور ناریل کے باغوں کے درمیان سے ہو کر گزرتا تھا۔ یہ سارے دوست ایک کشتی میں بیٹھ گئے اور دریا کی سیر کرنے لگے۔ دریا زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ اس کے کنارے بہت قریب قریب تھے۔ اور دونوں کناروں پر ناریل کے درخت جھکے ہوئے تھے۔ یہ دوست دریا کے دوسرے کنارے پر جا کر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ ہوا بڑی خوشگوار تھی۔ آسمان پر ہلکے ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ناگ بھی ٹہلتے ٹہلتے ناریل کے باغ میں ایک طرف نکل گیا یہاں اس نے ایک چھوٹا سا مندر دیکھا جس کے باہر چبوترے پر پتھر کا سانپ بنا ہوا تھا۔ جنوبی ہند میں کچھ لوگ سانپوں کی پوجا کرتے ہے۔ ناگ نے پتھر کے سانپ کو دیکھا اور آگے گزر گیا۔

آگے ایک بانس کے چھپر والا چھوٹا سا مکان بنا ہوا تھا۔ جس کے صحن میں ایک سیاہ فام لڑکی بیٹھی چاول چن رہی تھی۔ ایک بوڑھا قریب ہی بیٹھا پٹ سن کی رسی بٹ رہا تھا۔ ایک بوڑھی عورت پانی کے ٹب کے پاس برتن دھو رہی تھی۔ ناگ نے ان کے پاس جا کر انہیں سلام کیا اور کہا کہ میں دوسرے ملک کا سیاح ہوں۔ سیر کے

میں اپنے دوستوں کے ساتھ اترا ہوں۔ یہاں سیر کرتا پھر رہا تھا کہ آپ کو دیکھ کر آ گیا۔ آپ نے برا تو نہیں مانا!

بوڑھے نے کہا:

"نہیں! مگر تم ہماری زبان اتنی آسانی سے کیسے بول لیتے ہو؟"!

ناگ کو اب خیال آیا کہ اسے ٹوٹی پھوٹی زبان میں بات کرنی چاہئے تھی۔

ہنس کر بولا:

"اصل میں ہمارے ملک میں یہاں کا ایک آدمی رہتا ہے میں نے یہ زبان اس سے سیکھی تھی۔"

عورت اور لڑکی ناگ کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگیں۔ اچانک کوٹھڑی میں سے چار سانپ باہر نکل آئے۔ انہیں ناگ دیوتا کی خوشبو آ گئی تھی۔ ناگ نے سانپوں کی زبان میں ہلکی سی سرگوشی کی اور ان سانپوں کو منع کیا کہ وہ اس کے آگے سر نہ جھکائیں کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ان لوگوں کو ناگ کے دیوتا ہونے کا پتہ چلے سانپ وہیں رک گئے۔

لڑکی بولی:

"پتاجی! یہ سانپ باہر کیسے نکل آئے؟"!

باپ بولا:

"یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاڈان کو جا کر پٹاری میں بند کر آؤ۔ کالی لڑکی فوراً اٹھی اور
سانپوں کو اٹھا کر اندر لے گئی۔ پھر وہ باہر آکر چاول چھننے بیٹھ گئی
وہ ناگ کی طرف بیچ بیچ میں دیکھ کر مسکرا دیتی تھی۔
ناگ سوچنے لگا یہ کالی لڑکی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا کیوں رہی
ہے۔ وہ اس کے ماں باپ کے پاس بیٹھا اِدھر اُدھر کی باتیں کر
رہا تھا۔ کہ ایک سانپ باغ میں سے آیا اور ناگ کو دیوتا سمجھ کر اس
کی طرف بڑھا۔ اصل میں ان لوگوں نے سانپ پال رکھے تھے ناگ
نے جلدی سے سانپ کی زبان میں اسے اپنی تعظیم کرنے سے منع کر
دیا۔ اس پر سانپ جلدی سے لڑکی کی طرف مڑ گیا جو اس کی پیالی
میں دودھ ڈال رہی تھی۔ کالی لڑکی اب بھی مسکرا رہی تھی۔ کالی لڑکی
نے سانپ کو اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے سانپوں کی زبان
میں کہا!

"پہلے دودھ پی لو پھر ناگ دیوتا کو سلام کر لینا۔"

ناگ تو اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ
یہ لڑکی سانپوں کی زبان جانتی ہے۔ وہ کالی لڑکی کی طرف دیکھنے
لگا۔ کالی لڑکی نے ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے سانپ کو سانپوں
کی زبان میں کہا!

"ناگ دیوتا کو میرا بھی سلام پہنچے۔"

کالی لڑکی کے ماں باپ سانپوں کی زبان سے ناواقف تھے۔
اس لئے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ ان کی بیٹی ناگ سے کیا باتیں
کر رہی ہے۔ ناگ نے سانپ کی زبان میں کالی لڑکی سے پوچھا!

"تم یہ زبان کیسے جانتی ہو؟"

لڑکی اٹھ کر جھونپڑی کی دوسری طرف چلی گئی۔ جاتے جاتے اس
نے ناگ سے کہا!

"ناگ دیوتا! تم سے ایک بات کہنی ہے میرے پیچھے پیچھے
جھونپڑی کی طرف آؤ۔"

ناگ جھونپڑی کی دوسری طرف آگیا۔ یہاں کالی لڑکی ایک سانپ
کو اپنے گلے میں ڈالے اس سے کھیل رہی تھی۔

ناگ نے پوچھا!

"تم مجھے کیا بات کہنا چاہتی ہو۔؟ اور تمہیں سانپوں کی
زبان کیسے آتی ہے۔؟"

کالی لڑکی نے کہا!

"میرا نام کالی منگلا ہے۔ میں چھوٹی سی تھی کہ جنگل
میں میرے ماں باپ مر گئے۔ مجھے ایک سانپ نے پالا۔
وہ میرے لئے پھل توڑ کر لاتا تھا۔ مجھے دودھ پلاتا اور میری حفاظت
کرتا تھا۔ وہ مجھ سے اپنی زبان میں باتیں کرتا تھا۔ اسی نے مجھے
سانپوں کی زبان سکھائی۔ پھر وہ سانپ مر گیا اور یہ لوگ مجھے جنگل
سے اٹھا لائے۔ یہ میرے اصلی ماں باپ نہیں ہیں۔ مگر مجھ سے
بچی کی طرح پیار کرتے ہیں۔"

ناگ بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بڑی عجیب ہے تمہاری داستان۔ اب بتاؤ کہ تم مجھے کیا کہنا چاہتی ہو؟"

کالی منگلا نے کہا!

"جب تم آئے ہی تھے تو میں سمجھ گئی تھی کہ تم ناگ دیوتا ہو۔ اور جب تم نے سانپوں کو اپنی تعظیم کرنے سے منع کیا تھا تو میں نے تمہاری بات فوراً سمجھ لی تھی۔ اب میری بات غور سے سنو! چونکہ میری پرورش ایک سانپ نے کی ہے اس لئے میرے اندر بعض خاص باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ مجھے دور سے اپنے دشمن کی بو آ جاتی ہے۔ اور جو میرے دوست ہوں ان کے دشمنوں کی بو بھی آ جاتی ہے۔ اسوقت مجھے مشرق کی طرف سے تمہارے کسی دشمن کی بو آ رہی ہے ناگ دیوتا۔"

ناگ مسکرایا!

"کالی منگلا! کس کے دشمن نہیں ہوتے۔ دشمن تو ہوا ہی کرتے ہیں۔ ان کی پروا نہیں کرنی چاہئے۔ بس ان سے خبردار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔"

کالی منگلا کہنے لگی!

"تمہارا دشمن ایسا ہے کہ وہ تمہیں خبردار رہنے اور سنبھلنے کا موقع نہیں دے گا۔ وہ تم پر اچانک وار کرے گا۔ اور تم اس کے حملے سے بچ نہیں سکو گے۔"

اب ناگ نے پوچھا!

"میرا دشمن کون ہے اور وہ کب اور کہاں مجھ پر وار کرنے والا ہے!"

کالی منگلا مسکرائی۔ اس کے دانت کچی گری کی طرح سفید تھے کہنے لگی!

"یہ مجھے خود معلوم نہیں۔ مگر میں محسوس کر رہی ہوں کہ تمہارا دشمن یہاں سے مشرق کی طرف جنگل میں ایک جگہ بیٹھا تمہیں قابو کرنے کا "چلہ" کاٹ رہا ہے۔"

ناگ خاموش ہو گیا۔ پھر سانس بھر کر بولا!

"کالی منگلا! میری ہزاروں سال کی زندگی میں مجھے اس قسم کے سینکڑوں دشمنوں سے پالا پڑ چکا ہے۔"

کالی منگلا نے اس کے جواب میں کہا!

"ناگ دیوتا! مجھے تمہارے دشمن کی بو کہہ رہی ہے کہ اس دشمن کے حملے سے تم بچ نہ سکو گے۔"

ناگ نے بے نیازی سے کہا!

"دیکھا جائے گا۔ ویسے تمہاری ہمدردی کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

ناگ چلا گیا۔ جھونپڑی کا موڑ گھومتے ہوئے اس نے پلٹ کر دیکھا کالی منگلا اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ ناگ کو ایک پل کے لئے وہ بڑی پراسرار لڑکی لگی۔ ویسے بھی اس نے ایسی پہلی لڑکی دیکھی تھی جو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپوں کی زبان میں بات کر لیتی تھی۔ دل میں ناگ سوچ رہا تھا کہ
آخر یہ اس کا دشمن کون ہو سکتا ہے جو مشرق میں بیٹھا کسی جنگل میں اس
کے خلاف کوئی چلہ کاٹ رہا ہے۔ کستوری ناگن کی طرف اس کا خیال ہی
نہیں گیا تھا۔ کیونکہ کستوری ناگن کو تو وہ ناگنوں کی خلائی دنیا میں اس
حالت میں چھوڑ کر آیا تھا کہ اس کی ساری طاقت ختم ہو چکی تھی۔

دریا کے کنارے عنبر کیٹی ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ موجود تھے
ناگ کو آتا دیکھ کر جولی سانگ بولی!

"تم ادھر کہاں چلے گئے تھے۔ ہمیں تو فکر پڑ گئی تھی۔"

ناگ مسکراتے ہوئے بولا!

"ناریل کے درختوں میں سیر کر رہا تھا۔"

اس نے کالی منگلا کے بارے کسی کو کچھ نہ کہا۔ یہ لوگ کچھ دیر دریا کی
سیر کرتے رہے پھر واپس اپنی سرائے میں آ گئے۔ دو روز کیرل کے شہر میں
رہنے کے بعد انہوں نے صلاح مشورہ شروع کر دیا کہ اب انہیں کس
طرف جانا چاہیے۔ کوئی کسی طرف جانے کو کہتا کوئی کسی طرف۔

عنبر نے ناگ سے اس کی رائے پوچھی تو ناگ نے کہا!

"میرا خیال ہے ہمیں بنگال کی طرف نکل چلنا چاہیے۔ بنگال کا
جادو بڑا مشہور ہے۔"

تھیو سانگ اور کیٹی نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمیں بنگال ہی کی طرف چلنا
چاہیے۔ جولی سانگ سے اس کی رائے پوچھی گئی تو وہ بولی!

"میں تو آپ کی رائے کے ساتھ ہوں۔ بنگال میں نے پہلے
کبھی نہیں دیکھا۔ اسی بہانے بنگال دیکھ لوں گی۔"

بنگال جانے کے لیے انہیں کیرل شہر کی سرائے سے ہی ایک قافلے
میں شریک ہونا پڑا۔ بنگال ہندوستان کے شمال مغرب میں واقع ہے۔
یہ لوگ قافلے میں شامل ہو کر بنگال کی طرف روانہ ہو گئے۔

دوسری طرف کیرل شہر سے مشرق کی طرف پانچ سو میل کے فاصلے
پر منگل دیپ کے مندر میں کستوری ناگن عورت کی شکل میں چلہ کاٹ
رہی تھی۔ آج اس کے منتر کے چلے کی آخری رات تھی

جب اس نے چلہ ختم کیا تو اس وقت رات کا آخری پہر تھا۔ جونہی اس
نے اپنا آخری منتر پڑھ کر ختم کیا۔ تالاب کے پانی کو جیسے آگ لگ
گئی۔ پانی ابلنے لگا۔ اس میں سے بھاپ نکلنے لگی۔ مگر کستوری ناگن پر
اس کھولتے ہوئے پانی کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ
اس کا چلہ کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر چلہ ناکام رہتا تو کستوری ناگن
تالاب کے کھولتے ہوئے پانی میں ابل کر مر جاتی۔ تھوڑی دیر بعد
پانی ٹھنڈا ہو گیا۔

کستوری ناگن تالاب سے باہر نکل آئی۔ اب وہ اپنی طاقت کو
آزمانا چاہتی تھی۔ وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کی طاقت واپس آ
گئی ہے کہ نہیں۔ کستوری ناگن نے دونوں بازو بلند کیے۔ پھنکار
ماری۔ وہ پرندہ بن کر فضا میں اڑنے لگی۔ وہ جلدی سے نیچے آ گئی۔
اور اب وہی زرد سانپ بن گئی جس کے سر پہ سونے کا سنہری تاج
تھا اور آنکھیں سرخ تھیں۔ کستوری ناگن سانپ کے روپ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تالاب کے کنارے ادھر ادھر رینگتی رہی۔ پھر اس نے ایک پھنکار ماری اور غائب ہو گئی۔ اس کی یہ طاقت بھی واپس آگئی تھی۔ اب اس چلے کی ایک آخری طاقت آزمانے کو رہ گئی تھی۔ یہ طاقت بہت ضروری تھی۔ کستوری ناگن اپنے ذہن میں ناگ عنبر کیٹی بھیو سانگ کی شکلوں کو لائی۔ پھر اس نے عنبر کی شکل پہ توجہ کی۔ اس کو غور سے اپنے تصور میں دیکھا۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ رہ چکی تھی۔ اسے ان سب کی شکلیں یاد تھیں

اس وقت عنبر کی شکل کستوری ناگن کے ذہن کے پردے پر موجود تھی۔ کستوری ناگن غیبی حالت سے اپنی انسانی یعنی عورت کی حالت میں آگئی۔ عنبر کی شکل کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں اور زور سے پھنکار ماری۔ پھنکار کے ساتھ ہی کستوری ناگن کی شکل عنبر کی شکل بن گئی۔ وہ عورت سے مرد بن چکی تھی۔ کستوری ناگن جلدی سے تالاب کے پانی پر جھک گئی۔ اس وقت دن کی ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔ اس روشنی میں کستوری ناگن نے پانی میں اپنا عکس دیکھا۔ وہ ہلکا سا قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔ اس کی شکل ہی نہیں وہ سر سے لے کر پاؤں تک عنبر بن چکی تھی۔

یہ ایک نئی طاقت تھی جو اسے چلے کے منتروں کی وجہ سے ملی تھی اس طاقت کی وجہ سے وہ جس کی شکل میں چاہے آ سکتی تھی یہ کستوری ناگن کی بہت بڑی فتح تھی۔ وہ اسی طاقت کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کستوری ناگن عنبر ہی کی شکل میں تالاب سے ہٹ کر جنگل والے

...ں مندر میں آگئی۔ مندر کے اندر دیوتا کا بت خاموش کھڑا تھا۔ کستوری ناگن عنبر کی شکل میں اندرا دیوتا کے بت کے پاس گئی اور اس ...ایک نگاہ ڈال کر بولی:

”اب میرے وارے ناگ نہیں بچ سکے گا۔ میں اسے یہاں ...ے اغوا کر کے ایک ایسے مقام پر لے جاؤں گی جہاں ناگنوں کی روحیں رہتی ہیں۔ وہاں ناگ بھی ایک سانپ کی روح بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید ہو کر رہ جائے گا۔ اور میں اس کی روح سے شادی کر لوں گی۔“

پھر جیسے کستوری ناگن کا اپنا ذہن بولا:

”کستوری ناگن: ناگ دیوتا کے ساتھ خدا کی مرضی شامل ہے۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں انسانوں کی خدمت کرنے اور دکھی دلوں کو سہارا دینے اور ظلم کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے آیا ہے۔“

کستوری ناگن بولی:

”چاہے کچھ بھی ہو میں اسے حاصل کر کے رہوں گی۔ یہ میری زندگی اور موت کا سوال ہے۔ میں ناگن روحوں کے سہارے پہ اپنی حکومت قائم کروں گی۔ اور ناگ قیامت تک میرے ساتھ رہے گا۔“ کستوری ناگن باہر آگئی۔

کستوری جو ابھی تک عنبر کی شکل میں تھی۔ اس لئے اس میں عنبر کی طاقت آگئی تھی۔ وہ ناگ ماریا کیٹی بھیو سانگ اور جولی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانگ کی خوشبو محسوس کر سکتی تھی۔ اس پر تیر تلوار کا اثر بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ یعنی ایک طرح سے وہ عنبر کی کاپی بن گئی تھی۔ اس میں اور عنبر میں کوئی فرق نہیں تھا۔

کستوری ناگن نے فضا میں چاروں طرف منہ کر کے سونگھا۔ کسی طرف سے بھی ناگ کی خوشبو محسوس نہ ہوئی۔ اس نے سوچا کہ اسے کس طرف چلنا چاہیئے۔ وہ یہی سوچتی ہوئی شہر کی سرائے میں آگئی۔ یہاں ایک قافلہ کیرل شہر کی طرف جا رہا تھا۔ یہ وہ شہر تھا۔ جہاں سے تین روز پہلے عنبر ناگ کیٹی تھیو سانگ ماریا اور جولی بنگال کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ کستوری ناگن اس قافلے میں شامل ہو گئی۔ تین دن سفر کرنے کے بعد کستوری ناگن کیرل پہنچ گئی۔

شہر میں ایک دریا بہہ رہا تھا۔ کستوری ناگن دریا کے ساتھ ساتھ چلتی اس جگہ آگئی جہاں ناریل کے گھنے باغ میں کالی منگلا کا مکان تھا۔ کالی منگلا اس وقت باغ میں ناریل چھیل رہی تھی۔ اس نے ناگ کے ساتھ عنبر کو دیکھ رکھا تھا۔ اب جو اس کی نگاہ ناگ دیوتا کے ساتھی عنبر پر پڑی تو اس نے سوچا کہ شاید ناگ دیوتا ابھی اسی شہر میں ہے۔ وہ خاموشی سے ناریل کی چھال اتارتی رہی۔ کستوری ناگن جب کالی منگلا کے قریب آئی تو اچانک کالی منگلا کو ناگ کے دشمن کی بو محسوس ہوئی یہ وہی بو تھی جو اسے اس وقت محسوس ہوئی تھی جب ناگ دیوتا اس کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے نیچی نظروں سے کستوری ناگن کی طرف دیکھا۔ اور سوچنے لگی کہ یہ تو ناگ کا دوست ہے پھر اس سے ناگ

کو خطرہ کیوں ہے۔ اور یہ اس کے خلاف سازش کیوں کر رہا ہے؟

اتنے میں کستوری ناگن عنبر کی شکل میں کالی منگلا کے قریب آکر مردانہ آواز میں بولی!

"کیوں بہن یہ تمہارا باغ ہے؟"

کالی منگلا نے ایک نظر عنبر پر ڈالی اور بولی!

"ہاں! مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں جانتی ہوں تم ناگ دیوتا کے دوست ہو۔"

کستوری ناگن دل میں چونکی۔ اس لڑکی کو ناگ دیوتا کے بارے میں ضرور علم ہو گا۔

وہ کہنے لگی!

"ہاں میں ناگ دیوتا کا دوست ہوں۔ کیا وہ ادھر آیا تھا۔ میں اس کی تلاش میں ہوں۔ ابھی ابھی کہیں غائب ہو گیا ہے۔

کالی منگلا سمجھ گئی کہ یہ شخص ناگ کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی تلاش میں ہے۔ اس نے سوچا کہ مجھے ناگ کے اس دشمن کو غلط راستے پر ڈال دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ کبھی ناگ دیوتا تک نہ پہنچ سکے۔

کہنے لگی!

"ہاں ناگ دیوتا یہاں آیا تھا دو دن ہوئے ہیں۔ کہہ رہا تھا کہ میں لنکا جا رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالی منگلا کو اندازہ تھا کہ ناگ دیوتا ہندوستان میں ہی ہوگا وہ ناگ کے دشمن کو ہندوستان سے دور کسی دوسرے ملک میں بھیج دینا چاہتی تھی۔ اور قریبی ملک لنکا ہی ہو سکتا تھا۔ یہ سن کر کستوری ناگن سوچ میں پڑ گئی۔ اسے وہم تک نہیں آیا کہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے اور ناگ کو بچانے کی کوشش میں ہے۔

کستوری ناگن نے کہا:

"تمہارا شکریہ بہن: میں لنکا جا کر اپنے ساتھیوں سے جا ملتا ہوں۔ ہاں اگر ناگ دیوتا یہاں آیا تو اسے کہنا کہ عنبر لنکا گیا ہے۔"

کالی منگلا نے دل میں کہا:

"یہ تو میں مر بھی جاؤں تو کبھی نہ کہوں گی۔ مگر اوپر سے کہنے لگی:"

"اچھا۔ میں کہہ دوں گی۔"

کستوری ناگن وہاں سے چلی گئی۔ لنکا کا ملک ہندوستان کے نیچے واقع ہے۔ اور جنوبی بندرگاہ سے بادبانی جہاز کوئی دو گھنٹے میں لنکا میں پہنچ جاتے ہیں۔

کستوری ناگن باغ میں سے نکل کر دوسری طرف گئی تو کالی منگلا نے کوٹھڑی میں موجود ایک سیاہ سانپ کو سانپ کی آواز میں کہا: "فوراً ناگ دیوتا کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہارا دشمن تمہاری طرف آ رہا ہے۔"

اس کا خیال تھا کہ کستوری ناگن جو عنبر کی شکل میں ہے سانپوں کی زبان نہیں جانتا ہوگا۔ اسے کیا معلوم تھا کہ وہ عنبر نہیں بلکہ کستوری ناگن ہے اور وہ سانپوں کی زبان جانتی ہے۔ کستوری ناگن نے جب کالی منگلا کو سانپ کی زبان میں ایک سانپ کو ناگ دیوتا کو خبردار کرنے کے لئے روانہ ہونے کا حکم دیا تو وہ وہیں ایک طرف چھپ کر کھڑی ہو گئی۔ کالی منگلا کی جھونپڑی سے ایک کالا سانپ باہر نکلا۔ اس نے شمال کی طرف رینگنا شروع کر دیا۔

کستوری ناگن نے فوراً اپنی شکل بدل کر بلبل کی شکل بنائی اور کالے سانپ کے اوپر اوپر اڑنے لگی۔ اور اس کا تعاقب کرنا چاہتی تھی کیونکہ سانپ کو ناگ دیوتا کی خوشبو سب سے پہلے محسوس ہو جاتی ہے۔ سانپ دریا میں اتر گیا اور اس کی سطح پر تیرنے لگا۔ دریا پار کر کے وہ جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ شمال کی طرف جا رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ پھن گھما کر ناگ دیوتا کی بو لے لیتا تھا۔ یہ بو کستوری ناگن کو محسوس نہیں ہو رہی تھی مگر سانپ باقاعدہ محسوس کر رہا تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ وہ بہت جلد ناگ دیوتا کے پاس پہنچ کر اس کو دشمن سے خبردار کر سکے گا۔ کستوری ناگن بلبل کی شکل میں اس کے اوپر اڑتی چلی جا رہی تھی۔

کالے سانپ کی رفتار بہت تیز تھی۔ کھلے میدان میں آ کر اس کی رفتار اور زیادہ تیز ہو جاتی تھی۔ دوسری طرف عنبر ناگ ماریا تھیو سانگ اور جولی سانگ بنگال کے سب سے بڑے شہر کولی پہنچ چکے تھے کولی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا شہر اس زمانے میں بنگال کا دارالحکومت تھا۔ اور دریا کے کنارے آباد تھا۔ اسی دریا کے کنارے ایک جگہ کارواں سرائے تھی۔ عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ اسی کارواں سرائے میں جاکر اترے تھے۔ وہ دن میں شہر کی سیر کرتے اور شام کو سرائے میں واپس آجاتے۔

جب کستوری ناگن بلبل کی شکل میں بنگال کے اس شہر میں قریب آئی تو کالے ناگ کو ناگ دیوتا کی خوشبو زیادہ تیزی سے آنے لگی۔ اس نے اپنی رفتار زیادہ تیز کر دی۔ اب کستوری ناگن سمجھ گئی کہ اس نے ناگ کی بو سونگھ لی ہے۔ بلبل کی شکل میں کستوری ناگن کو ناگ کی خوشبو نہیں آسکتی تھی۔ اب کستوری ناگن نے ایک چال چلی۔

وہ کافی آگے جاکر زمین پر اتر آئی۔ اس کچے راستے پر کالا سانپ چلا آرہا تھا۔ کستوری ناگن نے بیٹھے بیٹھے وہاں ناگ کی شکل کو اپنے ذہن میں جمایا اور زور سے پھنکار ماری۔ دوسرے لمحے وہ کستوری ناگن سے ناگ بن گئی۔ وہی ناگ کی شکل وہی قد کاٹھ وہی آنکھیں وہی چہرہ اتنے میں کالا سانپ بھی وہاں پہنچ گیا۔

کالے سانپ نے اپنے سامنے ناگ دیوتا کو دیکھا تو فوراً اپنا سر جھکا دیا اور بولا!

"ناگ دیوتا مجھے کالی منگلا نے بھیجا ہے۔ آپ کا دشمن آپ کا دوست عنبر ہے۔ وہ آپ کی جان لینے کے لیے آپ کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ اس سے بچ کر رہیں۔ میں یہی ضروری پیغام دینے کیرل شہر سے چل کر آرہا ہوں۔"

کستوری ناگن نے سانپ کی زبان میں کہا!

"کالی منگلا سے کہنا کہ اس کا بہت بہت شکریہ۔ میں عنبر سے ہوشیار رہوں گا۔ اب تم واپس جاسکتے ہو۔"

کالا سانپ وہیں سے سلام کرنے کے بعد واپس کیرل کی طرف روانہ ہوگیا۔ کستوری ناگن ناگ کی شکل میں مسکرانے لگی۔ اس نے دور کولی شہر کی عمارتوں کو دیکھ کر سانس لیا۔ ناگ عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبو اسے صاف آرہی تھی۔ کستوری ناگن بہت خوش ہوئی۔ وہ اپنے شکار کے قریب پہنچ گئی تھی۔ اس نے وہیں سے بلبل کی شکل بدلی اور کولی شہر کی طرف اڑنا شروع کر دیا۔ شہر میں آتے ہی وہ سیدھی کارواں سرائے کے اوپر آگئی۔ اسے بلبل کی شکل میں ناگ کی خوشبو تو نہیں آرہی تھی۔ مگر وہ دیکھ کر ناگ عنبر تھیوسانگ وغیرہ کو پہچان سکتی تھی۔

کستوری ناگن نے بلبل کی شکل میں سرائے کے اوپر چکر لگانے شروع کر دیئے۔ سرائے کے میدان میں مسافر جگہ جگہ بیٹھے تھے۔ گھوڑے بندھے ہوئے چارہ وغیرہ کھا رہے تھے۔ اچانک ایک کوٹھڑی کے باہر برآمدے میں کستوری ناگن نے عنبر اور کیٹی کو دیکھ لیا۔ وہ غوطہ لگا کر برآمدے کے سامنے ایک درخت کی شاخ پر آکر بیٹھ گئی۔ اتنے میں ناگ تھیوسانگ بھی باہر برآمدے میں آکر قالین پر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ ناگ کو دیکھتے ہی کستوری ناگن کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ یہی اس کا شکار تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے دل میں کہا:

"ناگ! اس بار تو تمہیں ایک ایسی جگہ اپنے ساتھ لے جاؤں گی۔ جہاں سے تم کبھی بھی واپس اس دنیا میں نہیں آسکو گے۔"

کستوری ناگن بلبل کی شکل میں درخت کی شاخ پر بیٹھی ناگ کے بارے میں منصوبے بنا رہی تھی کہ نیچے دو لڑکے غلیل لئے ہوئے آگئے۔ انہوں نے ایک بلبل کو ٹہنی پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو ایک لڑکے نے اس پر نشانہ باندھ کر غلیل میں سے روڑا پھینکا۔ کستوری ناگن کو اس وقت پتہ چلا جب روڑا اس کے سینے میں زور سے لگا اور وہ بے ہوش ہوکر درخت کی ٹہنی سے نیچے گر پڑی۔ کیٹی نے جب دیکھا کہ لڑکوں نے ایک بلبل کو گرا لیا ہے تو وہ بھاگ کر وہاں آئی۔ لڑکوں کو ڈانٹ کر وہاں سے بھگا دیا اور بیہوش بلبل کو اٹھا کر لے آئی۔

ناگ عنبر تھیوسانگ جولی سانگ اور ماریا نے بلبل کو دیکھا تو افسوس کرنے لگے کہ بے چاری بے زبان کو پتھر مارا۔

ماریا نے کہا: "ابھی یہ سانس لے رہی ہے۔"

ناگ نے کہا: "اسے پانی پلاؤ۔"

عنبر بولا: "اسے اندر بستر پر لٹا دو۔"

کیٹی بلبل کو اندر لے گئی۔ ماریا اور جولی سانگ بھی اس کے ساتھ گئی۔

تھیوسانگ کہنے لگا:

"بڑی خوبصورت بلبل ہے مجھے تو کوئی جادوگرنی ہی لگتی ہے۔"

ناگ ہنس پڑا:

"ہاں بھئی کچھ پتہ نہیں کہ جادوگرنی ہی ہو۔ بنگال کا جادو تو بڑا مشہور ہے۔"

عنبر نے کہا:

"ابھی تک ہم نے تو بنگال کے جادو کو نہیں دیکھا۔"

باہر یہ لوگ باتیں کر رہے تھے اور اندر ماریا جولی سانگ اور کیٹی بلبل کو پانی پلا رہی تھیں۔ کستوری ناگن بلبل کے روپ میں بہت جلد ہوش میں آگئی۔ اس نے دیکھا کہ کیٹی اور جولی سانگ اس کے سرہانے بیٹھی ہیں۔ ماریا کو وہ دیکھ نہیں سکتی تھی۔ صرف اس وقت دیکھ سکتی تھی۔ جب کستوری ناگن خود بھی غائب ہو۔

کیٹی نے خوش ہوکر کہا:

"بلبل کو ہوش آگیا ہے۔"

انہیں کیا خبر تھی کہ یہ ناگ کے دشمن کو ہوش آگیا ہے۔

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ عنبر اور تھیوسانگ بھی اندر آگئے۔

بلبل کو ہوش آگیا تھا۔ اور وہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔

عنبر نے مسکرا کر کہا:

"کتنی پیاری بلبل ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کی جان بچ گئی ہے۔"

جولی سانگ کہنے لگی:

"میں اس کی چونچ پر تھوڑا سا رنگ لگا دیتی ہوں تاکہ اگر کبھی یہ ہمیں پھر نظر آئے تو ہم سمجھ جائیں کہ یہ ہماری والی بلبل ہے۔"

جولی سانگ نے اپنا تھیلا کھولا اور رنگ کی شیشی باہر نکال رہی تھی۔ کہ وہیں رک گئی۔ تھیلے میں ایک طرف رکھا ہوا خلائی تکونا ستارہ چمک رہا تھا۔ اس پر جڑے ہوئے نگینے بار بار جھلملا رہے تھے۔ یہ اس بات کا سگنل تھا کہ یہاں آس پاس کوئی خلائی مخلوق

موجود ہے۔ جولی سانگ رنگ کی شیشی کو تو بھول گئی اور تکونا ستارہ نکال کر لے آئی۔

"عنبر بھیا! تھیوسانگ بھیا! یہ دیکھو ستارہ چمک رہا ہے۔ یہاں کوئی خلائی مخلوق موجود ہے۔"

تھیوسانگ نے تکونے ستارے کو غور سے دیکھا اور اسے باہر برآمدے میں لے گیا۔ ناگ ماریا اور جولی سانگ بھی اس کے ساتھ باہر آگئی۔

تھیوسانگ کہنے لگا:

"یہاں واقعی کوئی خلائی مخلوق موجود ہے۔"

عنبر بولا:

"کہیں کستوری ناگن تو واپس نہیں آگئی۔"

ناگ کہنے لگا:

"وہ اب یہاں کیسے واپس آئے گی۔ اس کی تو ساری طاقت ختم ہو چکی تھی۔ وہ خلا میں سفر نہیں کر سکتی تھی۔"

ماریا بولی:

"کچھ پتہ نہیں کہ اس نے اپنی طاقت دوبارہ حاصل کر لی ہو اور نیچے آگئی ہو۔ تم سے بدلہ لینے۔"

جولی سانگ نے کہا:

"ہمیں ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر اس نے تھیوسانگ سے پوچھا:
"تھیو بھیا! تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ خلائی مخلوق یہاں کس طرف ہوگی اور کہاں ہوگی؟"
تھیوسانگ نے غور سے تکونے ستارے کی طرف دیکھا اور بولا:
"میرے حساب سے تو اس خلائی مخلوق کو سرائے کے آس پاس ہی ہونا چاہیے۔"
ناگ نے ماریا سے کہا:
"ماریا! تم سرائے کا ایک جائزہ لو۔ دیکھو کستوری ناگن تو کہیں موجود نہیں ہے۔"
ماریا اسی وقت پرواز کر گئی۔ اب کیٹی بھی باہر آگئی۔
اس نے کہا:
"کچھ پتہ چلا خلائی مخلوق کا۔"
عنبر نے کہا:
"اتنی جلدی کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ ویسے ماریا جائزہ لینے گئی ہے ابھی آکر کچھ بتائے گی۔"
اندر پلنگ پر بیٹھی کستوری ناگن بلبل کے روپ میں ان کی ساری باتیں سن رہی تھی۔ اس کو اطمینان تھا کہ تھیوسانگ، جولی سانگ اور کیٹی خود خلائی مخلوق ہوتے ہوئے بھی کستوری ناگن کا سراغ نہ لگا سکے

ی۔ وہ ان کی باتیں سننا چاہتی تھی تاکہ اسے ان کے منصوبوں کا
م ہو سکے۔ تھوڑی دیر میں ماریا واپس آگئی۔ اس نے بتایا کہ
ے سرائے کے اندر اور باہر کسی جگہ کستوری ناگن دکھائی نہیں دی
توری ناگن نے دل میں کہا:
"میں تو تمہارے پاس ہی کوٹھڑی میں بیٹھی ہوں۔ تم مجھے کہاں تلاش کر رہے ہو۔"
اور پھر بلبل پلنگ سے اڑ کر پائنتی پھدک گئی۔ وہ ابھی وہاں سے
ں جانا چاہتی تھی۔ وہ کمرے میں اِدھر اُدھر پھدکنے لگی۔ اس کے
کا درد اب ختم ہو چکا تھا۔
تھیوسانگ نے جولی سانگ سے کہا:
"جولی بہن تم اس تکونے ستارے کو اپنے تھیلے میں لے جا کر رکھ دو۔ ہم خلائی مخلوق سے ہوشیار رہیں گے۔"
جولی سانگ نے کہا:
"بھیا! مجھے یقین ہے کہ یہ ضرور کستوری ناگن ہی ہے جو ناگ سے بدلہ لینے آگئی ہے۔ خدا کے لیے ناگ کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔"
ناگ ہنس پڑا! کہنے لگا:
"میں کوئی بچہ تھوڑے ہوں جس کی تم حفاظت کرو گے میں نے پہلے بھی خلائی کستوری ناگن کو شکست دی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اگر خدا نے چاہا تو اب بھی اسے شکست فاش دوں گا۔"
کیٹی نے کہا!

"مگر ہم اس سے پہلے ہی کستوری ناگن کی گردن مروڑ کر رکھ دیں گے۔ اس بار اگر وہ آئی تو وہ تمہارے قریب بھی نہیں پھٹک سکے گی۔ اب ہم سب اکٹھے ہیں۔"

کستوری ناگن نے دل میں کہا۔ میں اگر چاہوں تو تم سب کو اپنا قیدی بنا کر ہمیشہ کے لئے ایسے اندھے کنوئیں میں پھینک دوں کہ جہاں سے تمہیں کبھی کوئی نہ نکال سکے۔ مگر مجھے صرف ناگ چاہیئے اور پھر کستوری ناگن کمرے سے باہر نکل کر پھُر سے اڑ گئی۔ وہ سامنے والے درخت کی شاخ میں چھپ کر بیٹھ گئی۔ اب اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ سب کو دیکھ سکتی تھی۔ آہستہ آہستہ دن گذرتا چلا گیا پھر سورج ڈوب گیا اور دن کی روشنی پھیکی ہونے لگی۔ عنبر کمرے سے باہر نکلا اس نے ناگ سے کہا!

"میں ذرا دریا تک جا رہا ہوں۔ ابھی واپس آجاؤں گا۔"
کیٹی نے پوچھا!

"دریا پر کیا کرنے جا رہے ہو عنبر بھائی!؟"
عنبر نے مسکرا کر کہا:

"شام بڑی خوشگوار ہے۔ تھوڑی دیر چہل قدمی کرنے کو دل چاہتا ہے۔"

عنبر دریا کی طرف چلا تو کستوری ناگن کے دل میں اچانک ایک منصوبہ آگیا۔ وہ بھی درخت سے اڑ کر عنبر کے اوپر پرواز کرنے لگی۔ دریا وہاں سے ایک میل کے فاصلے پر تھا۔ اس زمانے میں دریا کے کنارے درختوں کا گھنا ذخیرہ ہوا کرتا تھا۔ جہاں پرانے زمانے کے کئی گہرے کنوئیں اور باولیاں کھدی ہوئی تھیں۔ اب یہ باولیاں اور کنوئیں کام نہیں کرتے تھے۔ عنبر دریا کے کنارے ایک کنوئیں کے پاس چبوترے پر بیٹھ کر دریا کو دیکھنے لگا۔ دریا کی لہروں پر غروب ہوتے سورج کی گلابی کرنیں چمک رہی تھیں۔ کستوری ناگن بھی ایک درخت کے نیچے اتر آئی۔ زمین پر آتے ہی اس نے تھیوسانگ کی شکل آنکھوں میں جمائی اور دوسرے لمحے وہ تھیوسانگ بن چکی تھی۔ تھیوسانگ کی شکل میں آتے ہی کستوری ناگن آہستہ آہستہ چلتی عنبر کے پاس آگئی۔

عنبر نے تھیوسانگ کو دیکھا تو حیران ہو کر بولا!

"ارے تھیو بھائی! تم میرے پیچھے پیچھے آگئے؟"

کستوری ناگن یعنی تھیوسانگ نے کہا!

"کیٹی اور جولی سانگ کا اصرار تھا کہ میں تمہاری حفاظت کروں۔"

عنبر مسکراتے ہوئے دریا کے حسن اور خوبصورتی کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے تھیوسانگ سے کہا!

"یہ دریا بہت خوبصورت ہے۔"

کستوری ناگن یعنی تھیوسانگ اس کے قریب ہی چبوترے پر بیٹھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا۔ کستوری ناگن اب بڑے غور سے عنبر کی گردن کو دیکھنے لگی۔

عنبر نے پوچھا:

"تم میری گردن کو کیا دیکھ رہے ہو تھیو سانگ؟"

کستوری ناگن یعنی تھیو سانگ بولا:

"یہ تمہاری گردن پر ہلکا سا ابھار کہاں سے آگیا؟"

اور کستوری ناگن نے اپنی انگلی عنبر کی گردن پر رکھ دیا۔ کستوری ناگن چونکہ تھیو سانگ کی شکل میں تھی اس لئے اس میں تھیو سانگ کی ساری طاقت موجود تھی۔ انگلی کے چھوتے ہی عنبر چھوٹی انگلی کے برابر ہو گیا۔ اس نے اچھلتے ہوئے باریک آواز میں کہا:

"یہ کیا مذاق ہے تھیو سانگ! مجھے بڑا کرو۔"

کستوری ناگن نے عنبر کو فوراً اٹھایا اور ایک روڑے کی طرح اندھے کنوئیں میں پھینک دیا۔ پھر اس نے جھک کر کنوئیں میں دیکھا۔ کنواں بہت گہرا تھا اور اس میں سے عنبر باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ کستوری ناگن وہاں سے تیزی سے واپس پلٹی اور سیدھی سرائے کی طرف چل پڑی۔ راستے میں اس نے اپنی شکل عنبر کی شکل میں تبدیل کر لی اور جب وہ سرائے میں کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ ماریا کے پاس آئی تو کسی کو ذرا سا بھی شک نہ ہوا کہ یہ عنبر نہیں ہے۔ بلکہ ناگ کی دشمن کستوری ناگن ہے اس میں اور عنبر کی شکل میں ذرا سا بھی فرق نہیں تھا۔ اب کستوری ناگن یعنی عنبر کا نشانہ ناگ تھا۔ وہ ناگ کے پاس بیٹھ گئی۔ ناگ اسے عنبر ہی سمجھ رہا تھا۔

اس نے ناگ سے کہا:

"ناگ بھیا! میں نے راستے میں ایک جھونپڑی میں ایک عورت دیکھی ہے۔ شاید اسے کسی زہریلے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ چل کر اس کو ٹھیک کر دو۔"

ناگ بولا:

"چلو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔ یہ تو میرا انسانی فرض ہے۔"

ناگ نے جولی سانگ کیٹی ماریا اور تھیو سانگ سے کہا کہ وہ ایک عورت کی جان بچانے جا رہا ہے ابھی آجائے گا۔ کستوری ناگن کو یہ ڈر تھا کہ کہیں ماریا بھی نہ ساتھ چل پڑے۔ چنانچہ اس نے خاص طور پہ ماریا سے مخاطب ہو کر کہا:

"ماریا تم ہمارے ساتھ آنے کی بجائے اسی جگہ رہنا۔ ان کی حفاظت کی ذمہ داری بھی تم پر آتی ہے۔"

ماریا نے عنبر کی یہ بات سنی تو بولی:

"میں تو یہیں رہوں گی مگر تم دونوں جلدی واپس آجانا۔"

کستوری ناگن یعنی عنبر نے کہا:

"بس ابھی آئے کہ آئے۔"

کستوری ناگن یعنی عنبر ناگ کو لے کر دریا کے کنارے ایک ویران سے جھونپڑے کے پاس آگیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا:

"عنبر بھائی یہاں تو کوئی عورت نظر نہیں آتی"۔

عنبر یعنی کستوری ناگن نے دائیں بائیں دیکھا اور کہا:

"میرا خیال ہے شاید لوگ اسی عورت کو لے گئے ہیں اس جھونپڑی کے باہر چارپائی پر لیٹی تھی بے چاری آؤ اندر چل کر دیکھتے ہیں"۔

اور عنبر یعنی کستوری ناگن ناگ کو جھونپڑی میں لے آئی۔ جھونپڑی میں اندھیرا تھا مگر دونوں اندھیرے میں دیکھ رہے تھے۔ عنبر یعنی کستوری ناگن اب دیر نہیں لگانا چاہتی تھی۔ وہ ناگ کے پیچھے تھی اس نے ایک سیکنڈ میں اپنا حلیہ تھیوسانگ ایسا بنا لیا۔ اس کی شکل تھیوسانگ کی بن گئی۔ مگر ناگ اسے نہ دیکھ سکا کیونکہ وہ سامنے جھونپڑی کے اندر بچھی چارپائی کو جھک کر دیکھ رہا تھا۔ تھیوسانگ کی شکل میں آتے ہی کستوری ناگن نے اپنی انگلی ناگ کے جسم سے لگا دی۔

انگلی کا ناگ کے جسم سے لگنا تھا کہ وہ ایک دم سے سکڑ کر اپنی چھوٹی انگلی جتنا ہو گیا۔ کستوری ناگن کو معلوم تھا کہ ناگ اپنی شکل بدل سکتا ہے ناگ نے شور مچا دیا عنبر عنبر یہ تم نے مجھے چھوٹا کیسے کر دیا؟ یہ کیسے ہو گیا؟ یہاں کوئی جادو ہے عنبر! مگر اتنی دیر میں کستوری ناگن ایک خلائی ناگن بن کر ناگ کو ڈس چکی تھی۔ یہ زہر ناگ کو صرف بے ہوش اور بے حس کرنے کے لئے تھا۔ چنانچہ ناگ اسی وقت بے ہوش ہو گیا۔

کستوری ناگن نے فوراً ناگ کو اٹھا کر اپنے منہ میں بند کر لیا اور پھر ایک ایسی پھنکار ماری کہ ارد گرد کے درخت لرز گئے اس کے ساتھ ہی کستوری ناگن سانپ کی شکل میں ہیلی کاپٹر کی طرح اوپر کو اٹھنے لگی۔ جب وہ درختوں کے اوپر آ گئی تو ایک راکٹ کی طرح فضا کو چیرتی ہوئی ستاروں کی طرف بڑھتی گئی۔

کستوری ناگن اس وقت زرد رنگ کا سانپ تھا۔ جو بالکل سیدھا راکٹ کی طرح ستاروں کی طرف برق رفتاری سے اڑتا ہوا چلا جا رہا تھا۔

جب سورج غروب ہو گیا اور رات کا اندھیرا پھیلنے لگا اور عنبر ناگ سرائے میں واپس نہ آئے تو ماریا کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کو فکر ہوا کہ یہ لوگ کہاں رہ گئے ہیں!

کیٹی نے ماریا سے کہا:

"ماریا! تم جا کر دیکھو وہ دونوں دریا کے کنارے والی جھونپڑی کی طرف گئے تھے"۔

ماریا تیزی سے دریا کی طرف اڑ گئی۔ اسے درختوں میں ایک جھونپڑی نظر آئی۔ ماریا نے اندر جا کر دیکھا۔ وہاں نہ ناگ تھا نہ عنبر۔ یہاں عنبر کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ مگر ناگ کی خوشبو بھی بالکل نہیں آ رہی تھی۔ ماریا پریشان ہو گئی کہ ناگ کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی۔ وہ عنبر کی خوشبو کے پیچھے چلی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ خوشبو اسے اس کنوئیں کے پاس لے آئی جس کے اندر سے عنبر کی بہت ہی کمزور سی آواز آ رہی تھی۔ کیونکہ عنبر نے بھی ماریا کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس کر لی تھی۔ ماریا کنوئیں میں اتر گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ عنبر انگلی کے سائز کا ہو گیا ہے اور پریشانی کی حالت میں چلا رہا ہے۔

"ماریا میں یہاں ہوں"۔

ماریا نے جلدی سے اسے اٹھایا اور کہا:

عنبر۔ تم کو چھوٹا کس نے بنا دیا؟

عنبر نے کمزور باریک آواز میں کہا۔

"یہ مذاق میرے ساتھ تھیوسانگ نے کیا ہے؟"

ماریا نے تعجب سے کہا۔

تھیوسانگ تو ہمارے پاس سرائے میں بیٹھا ہے۔ اور یہ کہتے ہی۔

ماریا نے عنبر کو اٹھایا اور سرائے میں لے آئی۔ تھیوسانگ کیٹی اور جولی سانگ عنبر کو چھوٹا سا دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ تھیوسانگ نے فوراً عنبر کو انگلی لگا کر بڑا کر دیا۔

عنبر نے بڑے ہوتے ہی کہا:

"ناگ کہاں ہے"؟

اسے بتایا گیا کہ وہ تو خود ناگ کو لے کر گیا تھا۔ عنبر نے

کہا کہ وہ ناگ کو بالکل اپنے ساتھ نہیں لے گیا۔ بلکہ پہلے جب وہ دریا کی سیر کرنے گیا تھا تو تھوڑی ہی دیر بعد تھیوسانگ اس کے پاس آگیا تھا۔ پھر اس نے اسے انگلی لگا کر چھوٹا کر دیا۔

تھیوسانگ بولا!

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہارے دریا پر جانے سے لے کر تمہارے واپس آنے تک ان کے پاس ہی رہا ہوں۔

جولی سانگ کیٹی اور ماریا عجیب پریشانی کے عالم میں کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھیں۔

ماریا بولی!

"مجھے تو کوئی گڑبڑ لگتی ہے تھیوسانگ بھائی"۔

عنبر نے کہا:

"ذرا ٹھہرو"!

عنبر تیزی سے اندر کوٹھڑی میں آگیا۔ اس کے ساتھ ساتھ جولی سانگ وغیرہ بھی تھیں۔

عنبر نے جولی سانگ سے کہا!

"تکونا ستارہ تھیلے میں سے نکال کر دیکھو"۔

جولی سانگ نے فوراً تھیلے میں سے تکونا ستارہ نکال کر دیکھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ بولی:

"اس میں روشنی نہیں ہو رہی ہے۔ اس کے نگینے بجھے ہوئے ہیں۔"

عنبر بولا:

"اس کا مطلب ہے کہ خلائی مخلوق اب یہاں پر موجود نہیں ہے۔"

تھیوسانگ نے زوردار آواز میں کہا:

"مجھے خطرہ ہے کہ یہ وہی خلائی مخلوق تھی جو اس سے پہلے بھی ناگ کو اغوا کر کے لے گئی تھی۔"

"تمہارا مطلب کستوری ناگن سے ہے؟"

کیٹی نے پوچھا،

عنبر بولا:

"ظاہر ہے۔ اس کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ دیکھو پہلے تکونا ستارہ سگنل دے رہا تھا۔ اس وقت خلائی مخلوق کستوری ناگن ہمارے ارد گرد موجود تھی۔ اور اب تکونا ستارہ اس لئے بجھ گیا ہے کہ وہ ناگ کو اغوا کر کے لے جا چکی ہے۔"

جولی سانگ نے کہا:

"جبھی تو ناگ کی خوشبو تک نہیں آ رہی۔"

ماریا نے کہا:

"سوال تو یہ ہے کہ کستوری ناگن کیسے اغوا کر کے لے گئی ناگ کو؟ کہیں وہ ہم میں سے کسی کی شکل اختیار کر کے تو نہیں آئی تھی؟"

تھیوسانگ نے جھٹ کہا:

"بالکل ٹھیک ہے۔ اس نے میری شکل اختیار کر کے ہمیں چھوٹا کیا ہے۔ مگر وہ ناگ کو لے کر کہاں گئی ہو گی؟"

ماریا نے سانس بھر کر کہا:

"ظاہر ہے اسے لے کر خلائی سیارے میں ہی گئی ہو گی۔ اب ناگ کو وہاں سے لانا کچھ دشوار لگ رہا ہے۔"

جولی سانگ بولا:

"دشوار کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہم ناگ کو واپس لا کر ہی دم لیں گے۔"

کیٹی نے آہ بھر کر کہا:

"کاش عنبر ناگ کو لے کر نہ جاتا۔"

عنبر بولا:

"میں اسے کہاں لے گیا تھا۔ میں تو اس وقت اندھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کنوئیں میں پڑا تھا۔"

تھیو سانگ کہنے لگا:

"اب ایک دوسرے کی شکایت کرنا فضول ہے۔ اب تو یہ سوچنا ہے کہ ناگ کی تلاش کہاں سے شروع کی جائے۔"

جولی سانگ نے کہا:

"ہمارا خلا میں جانا ناممکن ہے۔ ہاں پہلے کی طرح اس بار بھی ناگ کو خود ہی وہاں سے نکل کر زمین پر واپس آنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ ناگن اس دفعہ ناگ کو خلائی دنیا میں نہ لے گئی ہو۔ بلکہ وہ اسی دنیا میں کہیں موجود ہو۔

عنبر بولا:

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ناگ اسی دنیا میں ہو۔ ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ آپس میں سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور سب سے پہلے یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہمیں ناگ کی تلاش کہاں سے شروع کرنی ہوگی۔"

عنبر ماریا ناگ کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ غور و فکر کرنے لگے۔ آخر وہ اس فیصلے پر پہنچے کہ انہیں ہندوستان کے

شمال کی جانب تبت میں جانا چاہئے۔ اس کی وجہ تھیو سانگ اور کیٹی نے یہ بتائی کہ ہندوستان میں صرف شمال کی جانب تبت ہی ایک ایسا علاقہ ہے جہاں آج سے ہزاروں برس پہلے خلائی جہاز اترا کرتے تھے۔ اس لئے اب بھی ممکن ہے کستوری ناگن ناگ کو لے کر وہیں گئی ہو تاکہ اسے واپس اپنی خلائی دنیا میں جانے کا موقع مل سکے۔

"کیا وہاں آج بھی خلائی جہاز موجود ہوگا؟"

جولی سانگ نے پوچھا:

تھیو سانگ نے کہا:

"ہو سکتا ہے کہ خلائی جہاز نہ ہو لیکن وہاں اگر ایک بار خلائی جہاز اترا ہے تو دوسری بار بھی اتر سکتا ہے۔"

کیٹی نے تھیو سانگ کی تائید کرتے ہوئے کہا:

"کستوری ناگن بہرحال ناگ کو اپنی خلائی دنیا میں ہی لے جائے گی۔ اور اسے تبت کے علاقے سے ہی خلائی جہاز مل سکتا ہے۔ یا وہ اس کا انتظار کر سکتی ہے۔

ماریا نے کہا:

"تو پھر یہاں بیٹھنے کی بجائے ہمیں آج ہی تبت کی طرف کوچ کر جانا چاہئے۔"

جولی سانگ اور عنبر نے بھی اس خیال کو پسند کیا اور وہ ایک روز سرائے سے نکل کر ہندوستان کے شمال میں واقع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تبت کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان دنوں تبت میں آبادی بہت کم تھی۔ اور صرف ایک ایسی قوم آباد تھی جو بجلی پانی اور آگ کے دیوتاؤں کے بت بنا کر ان کی پوجا کرتی تھی۔ ان کا بادشاہ لکڑی کے بنے ہوئے ایک عالی شان محل میں رہتا تھا۔ وہ لوگ بادشاہ کو دیوتا کا روپ سمجھتے تھے اور اس کی بھی پوجا کرتے تھے۔ ہم عنبر ماریا کیٹی تھیو سانگ اور جولی سانگ کو تبت کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ہی چھوڑتے ہیں اور تھوڑی دیر کے لئے ناگ کی طرف چلتے ہیں۔

کستوری ناگن ناگ کو چھوٹے قد کا بنا کر خود سانپ کی شکل میں خلا میں اوپر ہی اوپر اڑتی چلی جا رہی تھی۔ ناگ انسانی شکل میں انگلی جتنے سائز کا ہو کر کستوری ناگن کے منہ میں تھا کستوری ناگن اس بار زندہ ناگنوں کی دنیا میں جانے کی بجائے ناگن روحوں کے ایک ویران اور سنسان اور بے آباد سیارے پر اتر آئی۔ جہاں زمین کی طرح کی فضا تھی۔ وہاں پانی بھی تھا۔ گھاس پھوس اور درخت بھی تھے۔ اور سورج بھی طلوع اور غروب ہوتا تھا۔ مگر یہاں دنیا کی طرح کے لوگ آباد نہیں تھے۔ بلکہ ان کی بجائے ان ناگنوں کی روحیں آباد تھیں۔ جو کستوری ناگن کے سیارے میں مر جاتی تھیں ان کی ہڈیوں کے پنجر تو وہیں رکھ دئے جاتے تھے۔ اور ناگنوں کی روحیں اس سیارے پر آ جاتی تھیں جہاں کستوری ناگن ناگ کو لے کر آئی تھی۔ اپنے سیارے

ستوری ناگن جا سکتی تھی۔ مگر اسے خطرہ تھا کہ وزیر ناگن یا ری کسی ناگن سے سازش کر کے ناگ دوبارہ فرار ہو جائے گا۔ ے کستوری ناگن نے اس بار ویران اور سنسان ناگن وں کے سیارے کو پسند کیا تھا۔ اس سیارے میں بے شمار یں اور پہاڑ تھے۔ ان پہاڑوں میں بلندی پر جا کر ایک کھلا لہ تھا۔ اس احاطے میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے ہوئے ے۔ ان حجروں میں مری ہوئی ناگنوں کی روحیں رہتی تھیں۔ ان وں کے احاطے کے پیچھے عجیب و غریب قسم کے بینگے ٹیڑھے ت تھے۔ ان درختوں کے درمیان ایک پرانا محل بنا ہوا ۔ اس محل میں بھی ناگنوں کی روحیں رہا کرتی تھیں۔ مگر کوئی ایسی پر اسرار شے آ کر وہاں رہنے لگی تھی کہ ناگنوں روحیں بھی وہاں سے ڈر کر روحوں کے احاطے میں چلی گئی یں۔

اس پر اسرار شے کے بارے میں کستوری ناگن کو بھی ابھی تک معلوم نہیں تھا۔ کستوری ناگن ناگ کو لے کر اسی محل میں آ ۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ روحوں کے محل میں کوئی پر اسرار ے آ گئی ہوئی ہے۔ ناگن روحوں کا پرانا محل بالکل ویران ا تھا۔ کستوری ناگن نے آتے ہی اپنی شکل انسانی شکل ں تبدیل کی اور ناگ کو ایک بوتل میں بند کر کے محل کی وار میں بنی ہوئی ایک الماری میں رکھ دیا۔ اس کے بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ سیدھی روحوں کے احاطے میں آگئی۔ چونکہ وہ ناگنوں کی ملکہ تھی۔ اس لئے مردہ ناگنوں کی روحیں اس کے بلانے پر فوراً اپنے آسیبی حجروں سے نکل کر کستوری ناگن کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔

کستوری ناگن نے انہیں محل کے اوپر والے خاص کمرے کو صاف کرنے کا حکم دیا تو ناگنوں کی روحوں نے اسے بتایا کہ روحوں کے محل پر کسی پراسرار آسیب کا قبضہ ہے۔ اور وہاں سے رات کو ایسی ڈراؤنی آوازیں آتی ہیں کہ جیسے مردہ لاشیں رو رہی ہوں۔

کستوری ناگن نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا:

"میں ناگنوں کی ملکہ ہوں۔ کسی آسیب میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ ہمارے محل پر قبضہ کرے میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ میرے کمرہ خاص کو جاکر صاف کرکے وہاں تخت بچھا دو۔ اگر تم نے میرا حکم نہ مانا تو میں تمہیں پہاڑوں کی دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دوں گی۔"

ناگنوں کی روحیں مجبوراً ویران محل میں چلی گئیں۔ انہوں نے اوپر والے منزل کے کمرہ خاص کی ڈرتے ڈرتے صفائی شروع کر دی۔ شام تک ناگن روحوں نے کمرہ خاص

[...]ں تخت بچھا دیا۔ اور چھت کے ساتھ لٹکتے جالے بھی صاف [کر] دئے۔ اندھیرا ہوتا ہی وہ ویران محل سے ڈر کر چلی گئیں

[ک]ستوری ناگن نے الماری میں سے ناگ والی بوتل نکالی اور تخت [کے] سامنے رکھ لی۔ ناگ اس میں چھوٹے سائز کا انسانی شکل [میں] بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ کستوری ناگن نے ایک خاص منتر [پڑ]ھنا شروع کر دیا۔ آدھی رات تک وہ منتر پڑھتی رہی۔ جب [ا]س نے منتر ختم کیا تو ناگ کی بوتل پر پھونک ماری۔ پھونک [لگ]نے لگتے ہی ناگ کو بوتل میں ہوش آگیا۔ مگر اس منتر کے [اث]ر سے ناگ اپنی یادداشت بھول چکا تھا۔ کستوری ناگن [نے] بوتل کا ڈھکنا کھول کر ناگ کو انگلی سے باہر نکال کر تخت [پ]ر بٹھایا اور پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے۔"

ناگ نے کمزور آواز میں کہا:

"میرا کوئی نام نہیں ہے۔"

کستوری ناگن خوش ہوگئی کہ اس کا منتر کامیاب ہوا اور ناگ کو اب کچھ یاد نہیں کہ وہ ناگ دیوتا ہے اور وہ اسے اغوا کرکے وہاں لائی ہے۔ کستوری ناگن نے دوسری بار ناگ پر پھونک ماری تو وہ بڑا ہوگیا۔ اب ناگ نے چاروں طرف دیکھا اور کستوری ناگن سے پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں کون ہوں؟
تم کون ہو؟
یہ کون سی جگہ ہے۔؟"

کستوری ناگن نے مسکرا کر کہا:

"میں ناگن ملکہ ہوں۔ تم میرے ناگ بادشاہ ہو۔ یہ ہمارا محل ہے۔ ہم دونوں یہاں ساری زندگی عیش و آرام سے رہیں گے۔"

ناگ کو واقعی کچھ یاد نہیں تھا کہ وہ کون ہے اور یہاں اسے کون لایا ہے۔ اس کا ذہن پرانی باتوں سے بالکل صاف ہو گیا تھا۔ ناگ تخت پر بیٹھ گیا۔

کستوری ناگن کہنے لگا:

"اب تم یہاں آرام کرو۔ کل ہماری شادی ہو جائے گی۔ پھر ہم دونوں مل کر اس ملک پہ حکومت کریں گے۔"

ناگ نے کہا:

"تم مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نا؟"

کستوری ناگن بہت خوش ہوئی کہ ناگ کا ذہن بالکل صاف ہو چکا ہے۔ اور وہ اس کا گرویدہ بھی ہو گیا ہے۔"

اس نے کہا:

"نہیں ناگ! میں تمہیں چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہوں۔ اب تو ہم دونوں قیامت تک یہاں اکٹھے رہیں گے۔ اب تم آرام کرو۔ میں کل صبح تمہارے پاس آؤں گی۔"

کستوری ناگن چلی گئی تو ناگ تخت پہ لیٹ گیا۔ اس کا دماغ پرانی باتوں سے بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اور اسے عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ میں سے کوئی بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔ اسے یہ بھی نہیں احساس تھا کہ وہ ناگ دیوتا ہے اور سانپ ہے اور جو شکل چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کستوری ناگن کا غلام سمجھنے لگا تھا۔ مگر ایک بات ضرور تھی کہ اسے نہ تو بھوک لگ رہی تھی اور نہ پیاس اور نہ ہی اسے نیند آ رہی تھی۔ وہ آنکھیں بند کر کے تخت پر لیٹ گیا۔

کستوری ناگن آسیبی ویران محل سے نکل کر سیدھی ایک گھنے جنگل میں آ گئی۔ یہاں ایک جگہ بہت بڑے درخت کے کھوکھلے تنے میں ایک گڑھا پیدا ہو گیا تھا۔ کستوری ناگن نے گڑھے کے کنارے کھڑے ہو کر کہا:

"اے جادوگرنی ناگن کی روح! میں ناگ دیوتا کو لے کر آ گئی ہوں۔ کل میری ناگ سے شادی ہو رہی ہے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گڑھے میں سے جادوگرنی ناگن کی روح کی آواز آئی۔

"کستوری ناگن! تجھے شادی مبارک ہو۔ کل تیری شادی کا سارا انتظام ہو جائے گا۔"

کستوری ناگن نے کہا:

"حجرے کی ناگن روحوں نے بتایا ہے کہ ویران محل میں کوئی پراسرار شے آگئی ہے۔ کیا تم جانتی ہو کہ کیا شے ہے۔ ناگن روحیں اس سے بہت ڈرتی ہیں۔"

جادوگرنی ناگن کی روح بولی!

"اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن اس سیارے پر ہمارا مکمل قبضہ ہے۔ یہاں کوئی دوسری ہستی نہیں رہ سکتی۔ تم بے فکر ہو کر وہاں رہو۔ اگر کوئی بات ہوئی تو پھر مجھے آکر بتا دینا۔"

کستوری ناگن وہاں سے چل دی۔ اب وہ اپنے ویران محل میں آگئی۔ ناگ اوپر والے محل کے کمرہ خاص میں تخت پر لیٹا ہوا تھا۔ کستوری ناگن نچلی منزل کے ایک کمرے میں بچھے ہوئے تخت پر لیٹ گئی۔ رات آدھی گذر گئی تو کستوری ناگن کو دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ

گئی۔ اس نے پراسرار آوازوں پر کان لگا دیئے۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے بہت سی عورتیں رو رہی ہوں۔ آوازیں دور سے آرہی تھیں۔ کستوری ناگن فوراً پھنکار مار کر سانپ کی شکل میں آگئی اور جدھر سے آوازیں آرہی تھیں ادھر کو چلی۔ وہ آوازوں کا پیچھا کرتی محل کے بڑے کمرے میں آگئی۔ اس کمرے میں گھپ اندھیرا چھا رہا تھا۔ مگر کستوری ناگن اندھیرے میں دیکھ رہی تھی۔ کہ چھت سے جالے لٹک رہے ہیں اور کمرے کا فرش گرد سے اٹا ہوا ہے۔ عورتوں کے رونے کی آوازیں کونے والے بند دروازے کے پیچھے سے آرہی تھیں۔ کستوری ناگن سانپ کی شکل میں رینگتی ہوئی بند دروازے کے پاس آئی۔ یہاں وہ ایک سوراخ میں سے گذر کر دوسری طرف آگئی۔ دوسری طرف ایک تنگ و تاریک زینہ نیچے تہہ خانے کو جاتا تھا۔ کستوری ناگن نیچے اتر گئی۔ تہہ خانے میں پہنچتے ہی عورتوں کے رونے کی آوازیں ایک دم بند ہو گئیں۔ کستوری ناگن اندھیرے میں پھن اٹھا کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ وہاں اسے کوئی شے نظر نہ آئی۔ تہہ خانے میں پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ اچانک اندھیرے میں دیوار کے ساتھ کستوری ناگن کو ایک دھندلا سا چہرہ دکھائی دیا۔ یہ چہرہ ایک لیے انسان کا تھا جس کے سر پر سانپ کا پھن ابھرا ہوا تھا۔ اس انسانی چہرے کی آنکھیں نہیں تھیں۔ صرف ناک تھا۔ منہ بھی غائب تھا کستوری ناگن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے ایسا انسانی چہرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ کستوری ناگن نے فوراً انسانی شکل بدلی اور کہا:

"تم کون ہو؟

کیا تم میری زبان سمجھتے ہو؟"

اس آواز کے ساتھ ہی پراسرار چہرہ غائب ہو گیا۔ اچانک تہہ خانے کی فضا میں عورتوں کے رونے اور بین کرنے کی آوازیں ابھریں پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں بھی غائب ہو گئیں۔ اس کے بعد تہہ خانے میں گہرا سناٹا چھا گیا۔ کستوری ناگن نے سانپ کی شکل اختیار کی اور آہستہ آہستہ رینگتی واپس اپنے کمرے میں آ گئی۔ وہ سوچنے لگی کہ یہ آسیب کس چیز کا ہو سکتا ہے؟ وہ پہلے بھی کئی بار اس سیارے پر آ چکی تھی۔ اس سے پہلے کستوری ناگن نے یہ پراسرار چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ اور ایسی درد بھری بین کرنے کی آوازیں بھی نہیں سنی تھیں۔

یہی سوچتے سوچتے رات گزر گئی۔ دوسرے روز ناگ اور کستوری ناگن کی شادی کا دن تھا۔ جادوگرنی ناگن کی روح کے حکم سے طلسمی ناگنوں نے محل کے کمرے کو سجا دیا۔ شادی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ جادوگرنی ناگن کی روح نے ناگ اور کستوری ناگن کے لئے شاندار پوشاک بھیج دی۔ ویران محل میں مشعلیں روشن کر دیں اور شادی کی رسم شروع ہو گئی۔ تمام ناگن روحیں جمع

اور سانپوں کے گیت گانے لگیں۔ ناگ شاندار کپڑوں میں ملبوس تھا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ کستوری ناگن اپنی فتح اور کامیابی پر بہت خوش تھی اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ناگ دیوتا کی کبھی شادی نہیں ہوتی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ایک بار ناگ دیوتا کی اس سے شادی ہو گئی تو پھر ناگ دیوتا کی بھی ساری طاقت کستوری ناگن کے پاس آ جائے گی۔ اور وہ دنیا کے تمام سانپوں کی ملکہ بن جائے گی۔

اس نے ناگن روحوں سے کہا:

"اب شادی کی آخری رسم ادا کرو۔ پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔"

ناگن روحوں میں سے دو روحیں اٹھ کر ناگ دیوتا اور کستوری ناگن کے پاس آ گئیں۔ انہوں نے دونوں کے گرد چکر لگانے شروع کر دئے۔ پچاس پھیروں کے بعد ناگ اور کستوری ناگن کی شادی پکی ہو جانی تھی۔ ابھی انہوں نے دس پھیرے ہی لگائے تھے کہ اچانک عورتوں کے رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ ناگن روحیں ڈر کر وہاں سے بھاگ گئیں۔

کستوری ناگن نے غصے سے کہا:

"رک جاؤ۔ خبردار۔ کوئی یہاں سے نہ ہلے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن روحیں وہیں ڈر کر رک گئیں۔ ناگ بھی تعجب سے بدھر سے عورتوں کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں ادھر دیکھنے لگا۔ ایک دم سے ویران محل کی ساری مشعلیں اور روشنیاں اپنے آپ بجھ گئیں۔ ناگن روحوں کی چیخیں نکل گئیں اور وہ وہاں سے دوڑ کر اپنے حجروں میں چلی گئیں۔ کمرے میں تاریکی چھا گئی۔

ناگ نے ڈرتے ڈرتے کہا:

"ملکہ ناگن!

یہ اندھیرا کیوں ہو گیا ہے۔؟"

کستوری ناگن نے پھنکار ماری اور سانپ کی شکل میں آگئی ناگ ڈر کر پرے ہٹ گیا۔ اور سہمی ہوئی آواز میں بولا۔

"تم ناگن کیسے بن گئی ہو؟

مجھے ڈسو گی تو نہیں؟"

کستوری ناگن نے کہا:

"ناگ! تم مت گھبراؤ۔ میں اپنے دشمنوں کو ختم کرنے کے لئے سانپ بنی ہوں۔ تم اسی جگہ بیٹھے رہو۔"

عورتوں کے بین کرنے کی آوازیں آہستہ آہستہ بند ہو گئیں کستوری ناگن تیزی سے رینگتی ہوئی نیچے والے تہ خانے میں

آگئی۔ جہاں اس نے ڈراؤنے انسان کی شکل دیکھی تھی۔ اس نے تہ خانے میں آتے ہی انسانی شکل اختیار کر لی اور بلند آواز میں کہا:

"تم کون ہو!

تم کیا چاہتے ہو؟"

آہستہ آہستہ دیوار پر انسان کا ڈراؤنا چہرہ نمودار ہوا اس کی آنکھیں اور منہ غائب تھا۔ سر پر سانپ کا پھن اٹھا ہوا تھا۔ کستوری ناگن کو ایک عجیب سی گہرے کنوئیں سے نکلتی آواز سنائی دی:

"کیا تم نہیں جانتیں کہ ناگ دیوتا کی شادی نہیں ہو سکتی۔"

کستوری ناگن نے جواب دیا۔

"تم کون ہوتے ہو مجھے اس شادی سے روکنے والے۔ میں ناگ دیوتا سے شادی کروں گی۔ اور دنیا کے تمام سانپوں کی ملکہ بن جاؤں گی۔ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ۔ نہیں تو میں تمہیں پہاڑوں کی کھولتی ہوئی آگ میں ڈال دوں گی۔

ایک دم سے کئی عورتوں کے رونے کی آواز بلند ہو کر خاموش ہو گئی۔ پھر ڈراونے انسان کی شکل اور گہری آواز بلند ہوئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم نہیں جانتی ہو کہ کس سے بات کر رہی ہو۔ تم میری طاقت سے واقف نہیں ہو۔ تم نے ناگ دیوتا کی یادداشت غائب کر کے بہت بڑا جرم کیا ہے۔ تمہیں اس کی بھی سزا ملے گی۔ اب تم ہمیشہ کے لئے اس تہہ خانے میں قید کر دی گئی ہو۔ اب دوبارہ اس تہہ خانے سے تم کبھی بھی باہر نہیں نکل سکو گی۔"

اس کے ساتھ ہی عورتوں کے رونے کی آوازیں ایک بار پھر بلند ہو کر چپ ہو گئیں۔ تہہ خانے کی دیوار پر سے اس ڈراؤنے انسان کا چہرہ بھی غائب ہو گیا۔

کستوری ناگن نے نفرت سے کہا:

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

کستوری ناگن نے سانپ کی شکل بدلی اور تہہ خانے کے دروازے کے سوراخ میں سے باہر جانے لگی تو دیکھا کہ سوراخ بند ہو چکا تھا۔ کستوری ناگن نے دروازے کو زور سے دھکا دیا۔ مگر دروازہ جیسے پتھر ہو گیا تھا۔ کستوری ناگن نے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے شعلہ نکل کر دروازے سے ٹکرایا مگر دروازہ تو پتھر بن چکا تھا۔ اس پر آگ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ کستوری ناگن اب کچھ گھبرائی۔ اس نے ایک باریک سانپ کی شکل بدلی اور دروازے میں سے گذرنے کی کوشش کی۔ مگر دروازے میں کوئی چھوٹی سی درز بھی نہیں تھی۔ اس نے پھنکار مار کر دوبارہ انسانی شکل اختیار کر لی۔ مگر انسانی شکل میں آ کر بھی وہ دروازہ نہ کھول سکی۔ کیونکہ دروازہ بالکل پتھر کی سل بن چکا تھا۔

کستوری ناگن نے بلند آواز میں کہا!

"تم جو کوئی بھی ہو مجھے یہاں قید نہیں رکھ سکتے۔ جادوگرنی ناگن کی روح مجھے یہاں سے نکال لے گی۔"

کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

کستوری ناگن تہہ خانے میں بند سر پٹکتی رہ گئی۔ اسی ویران محل کی دوسری منزل میں ناگ اکیلا تخت پر بیٹھا کستوری ناگن کا انتظار کر رہا تھا۔ کہ اندھیرے میں سامنے والی دیوار پر وہی ڈراؤنا چہرہ ابھرا ناگ نے دیکھا کہ اس چہرے کے سر پر سانپ کا پھن اٹھا ہوا تھا اس کی آنکھیں اور منہ غائب تھا۔

ناگ نے حیرت سے پوچھا!

"تم کون ہو"؟

ڈراؤنے چہرے کی آواز آئی۔

"ناگ دیوتا! یہ عورت تمہیں اپنے جادو کے زور سے یہاں اٹھا کر لے آئی ہے۔ تم ناگ دیوتا ہو تمہاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شادی نہیں ہو سکتی۔"

ناگ کو یاد نہیں تھا کہ وہ ناگ دیوتا ہے۔

اس نے کہا:

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ڈراؤنے انسان! میں ناگ دیوتا کہاں ہوں۔ میں تو ایک معمولی انسان ہوں۔ اور ملکہ ناگن نے میرا نام ناگ رکھ دیا ہے۔ وہ میری دلہن ہے۔ بتاؤ میری دلہن کہاں ہے؟"

پراسرار آواز نے کہا:

"تمہاری دلہن اس محل کے پچھواڑے ایک کنواں ہے۔ اس کنوئیں پر وہ تیرا انتظار کر رہی ہے۔"

ناگ جلدی سے محل کے پچھواڑے آگیا۔ وہاں ایک کنواں تھا۔ اس نے دیکھا وہاں کوئی کستوری ناگن نہیں تھی۔ اس کی بجائے کنوئیں میں سے وہی ڈراونا چہرہ ابھرا۔ اس چہرے کے سر کے اوپر سانپ کا پھن اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ ناگ اس کی طرف دیکھ رہا تھا کہ ڈراونے چہرے کے ماتھے سے روشنی کی ایک کرن نکل کر سیدھی ناگ کے ماتھے پر پڑی۔ ایک چکاچوند سی ہوئی اور پھر اندھیرا چھا گیا۔

اس روشنی کی کرن سے ناگ کی ساری کھوئی ہوئی یادداشت واپس آگئی۔ اس نے حیرانی سے آس پاس اور پھر ڈراونے

ے کو دیکھا۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ یہ تو ہرشش ناگ کا چہرہ ہے

رشش ناگ صرف دنیا کا ہی نہیں بلکہ سارے سیارے کے سانپوں

دیوتا تھا۔

ناگ نے فوراً ادب سے سلام کیا اور کہا:

"عظیم ہرشش ناگ کو میرا سلام پہنچے۔

میں یہاں کیسے آگیا ہوں؟"

تب ہرشش ناگ نے ناگ کو ساری بات بیان کی کہ اسے کستوری ناگن شادی کرنے کے لئے وہاں سے آئی تھی۔

ناگ نے پوچھا:

"ہاں مجھے یاد آگیا۔ اس نے تھیوسانگ کی شکل میں آکر مجھے چھوٹا کر کے بے ہوش کر دیا تھا۔ اب وہ کہاں ہے؟"

ہرشش ناگ نے کہا:

"وہ اس سیارے کے محل کے تہہ خانے میں ہمیشہ کے لئے قید کر دی گئی ہے۔ اب وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

ناگ نے پوچھا:

"یہ سیارہ کون سا ہے؟"

ہرشش ناگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم اپنی زمین سے اتنی دور آ گئے ہو کہ میلوں میں اس فاصلے کو بتایا نہیں جا سکتا۔"

ناگ بولا!

"میں اپنے ساتھیوں عنبر ناگ کیٹی تھیوسانگ ماریا اور جولی سانگ کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں۔"

ہرشش ناگ نے کہا!

"تم ایک بار کستوری ناگن کی کینچلی سے گزر چکے ہو اس لئے خلا میں روشنی کی رفتار سے سفر کر سکتے ہو۔ تم اس جگہ سے عقاب کی شکل میں اوپر آسمان کی طرف اڑ جاؤ۔ اڑتے اڑتے جب تمہیں اس سیارے کی زمین نظر آنا بند ہو جائے گی تو سانپ کی شکل اختیار کر لینا۔ پھر خلائی کشش تمہیں اپنے آپ کھینچ کر روشنی کی رفتار میں تبدیل کر دے گی اور تم واپس اپنی دنیا میں پہنچ جاؤ گے۔"

ناگ نے پوچھا!

"عظیم ہرشش ناگ!

میں اپنی دنیا میں کس مقام پر اتروں گا۔ کیا میں اپنے دوستوں سے مل سکوں گا۔ یا مجھے ان کی تلاش میں جنگلوں صحراؤں کی خاک چھاننی پڑے گی۔"

ہرشش ناگ نے کہا!

"یہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تم اپنے دوستوں کے قریب بھی اتر سکتے ہو اور اتنی دور بھی اتر سکتے ہو کہ تمہیں ہزاروں میل کا سفر کر کے اپنے دوستوں کو تلاش کرنا پڑے۔"

ناگ بولا!

"عظیم ہرش ناگ!

میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر تم میری اس وقت مدد نہ کرتے تو میں کستوری ناگن سے بیاہ کر کے ناگ دیوتا کی بجائے ایک عام سانپ بن چکا ہوتا۔"

ہرشش ناگ نے کہا!

"ہمیں ہر سیارے کے ناگ دیوتا کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ اب تم پرواز کر جاؤ۔"

ناگ نے ہرشش ناگ کو سلام کیا سانس لے کر زور سے پھنکارا تو وہ سیاہ عقاب بن گیا۔ عقاب بنتے ہی اس نے اڑان بھری اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ وہ بالکل سیدھا آسمان کی بلندیوں کو چیرتا ہوا اوپر ہی اوپر اڑتا چلا جا رہا تھا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ جب ناگ نے دیکھا کہ نیچے سیارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی زمین نظر نہیں آرہی ہے تو اس نے پھنکار ماری اور سانپ کی شکل اختیار کر کے بالکل سیدھا ہو گیا۔ اب وہ روشنی کی رفتار میں آگیا۔ اسے ایک دھکا لگا اور راکٹ کی طرح رات کی فضاؤں میں گم ہو گیا۔

برش ناگ نے اپنا فرض ادا کر دیا تھا۔ وہ کئی روز سے اس ویران محل میں تھا۔ کیونکہ اسے علم ہو گیا تھا کہ کستوری ناگن ناگ دیوتا کو اغوا کر کے وہاں لا رہی ہے اور ناگ دیوتا کو بچانا برش ناگ کی ذمے داری تھی۔ اس فرض کو ادا کرنے کے بعد برش ناگ بھی اس سیارے سے کوچ کر گیا۔ مگر کستوری ناگن پر اس کا طلسم اسی طرح قائم رہا اور تہہ خانے میں ہی بند پڑی رہی۔ دو روز بعد جادوگرنی ناگن کی روح کو علم ہوا کہ کستوری ناگن کو برش ناگ نے ویران محل کے تہہ خانے میں بند کر دیا ہے۔ برش ناگ کے وہاں سے جاتے ہی جادوگرنی ناگن کی روح کو اپنے آپ پتہ چل گیا کہ یہ تو ساری کارستانی برش ناگ کی تھی۔ اس نے کستوری ناگن کو تہہ خانے سے باہر نکال کر آزاد کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ اگرچہ وہ برش ناگ کے طلسم کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن کستوری ناگن کو بچانا بھی ضروری تھا۔ کیونکہ وہ خود چاہتی تھی کہ کستوری ناگن کا ناگ دیوتا سے بیاہ ہو جائے اور وہ دنیا کے سانپوں کی بھی ملکہ بن جائے جادوگرنی ناگن کی روح اپنے گڑھے سے باہر نکل آئی تھی۔ اس نے دھوئیں کی نظر نہ آنے والی لہر کی طرح ہوا کے دوش پر اس ویران محل کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جس کے تہہ خانے میں کستوری ناگن قید تھی۔ ناگن کی روح ویران محل کے دروازے پر آکر رک گئی۔

آگے برش ناگ کے جادو کی سرحد شروع ہو جاتی تھی۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے پڑھیے

"تابوت میں آجاؤ" قسط نمبر ۱۶۳

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے نام

پیارے انکل السلام علیکم

انکل پرسوں آپ کا خط ملا۔ لکھنے والے کوئی اور صاحب تھے۔ غالباً آپ کے سیکرٹری لگتے تھے۔ خیر جو بھی ہوں۔ بات یہ ہے کہ اُن صاحب نے آپ کی طرف سے لکھا تھا۔ کہ منکا جھوٹا تھا۔ برائے مہربانی میری بھی عرض سُن لیجیے۔ وہ منکا میں نے جس سے لیا تھا۔ پہلے تجربہ بھی کرایا تھا۔ یعنی زہریلے سانپ نے پہلے اِس شخص کو ڈسا تھا۔ اس کی انگلی بھی نیلی ہو گئی تھی۔ انکل یقین کریں۔ اُس نے منکا اپنی اُنگلی پہ رکھا۔ اور منکے نے سب زہر کھینچ لیا۔ منکا تھوڑا سا موٹا ہو گیا۔ پھر اُس شخص نے اِس کو ہاتھ سے نچوڑا تو سارا زہر باہر آگیا۔ میں اِس کی شکل بنا کر بھیجتا ہوں۔

درمیان میں زہر کھینچنے کے لیے سوراخ تھا۔ بے شک آپ کسی اور سپیرے سے پوچھ لیں۔ یہ ہے سب حقیقت۔ انکل میں نے آپ کو اپنا فوٹو بھی بھیجا تھا۔ اور یہ پوچھا تھا۔ کہ آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ نہیں۔ انکل عنبر ناگ ماریا کی کتب بڑی دلچسپ اور سبق آموز ہیں۔ کوئی بھی آدمی اِس سے سبق حاصل کر سکتا ہے۔ میں نے تو ایک ہی سبق حاصل کیا ہے۔ کہ

…ریبوں اور مظلوموں کی مدد کرتے ہیں۔ خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ اور …زندگی میں بھی ناکام نہیں ہوتے۔ انکل میں ہر مہینے آپ کی نئی کتابیں …تا ہوں۔ اس مہینے کی کتابیں آج لاؤں گا۔ آپ کی تحریر نہایت شگفتہ د …ں ہے۔ انکل آپ کو میری طرف سے اور سب دوستوں بھائیوں کی …ں سے حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی مبارک باد قبول ہو۔ شکریہ

والسلام آپ کا دوست و خیر خواہ

احمد علی میر مکان نمبر ۱۰ سیکٹر E/۲ میرپور آزاد کشمیر

مائی ڈیئر انکل اے حمید! السلام علیکم

امید ہے خیریت کے سمندر میں تیر رہے ہوں گے خوشیوں کی لہریں …ں گی تعریف کے مدوجذر ناولوں سے بھری ہوئی کشتی اور ہمارے …وط کے چپو ہماری نیک تمناؤں کی چھوٹی بڑی مچھلیاں ہوں گی جو نگلنے …لیے بے تاب، لیکن آپ کے قلم کے ہتھیار کے آگے زیادہ دیر ٹھہر …سکیں گی۔

انکل آپ کے دیسی آم کی طرح قد پر رشک آتا ہے۔ پتا نہیں آپ …تربوز کی مانند سر میں کیا ہے۔ جو ہر ماہ تین ناول لکھ دیتا ہے۔ جیسے کوئی …و کیلے نگل رہا ہو۔ ماہ اگست کے ناولوں نے تہلکہ مچا دیا۔ طلسمی کتاب، مردہ …ا اور کنگھجورا عورت بہت پسند آئے۔ اِن سے ہمارے دماغ کی تمام …ٹ پلیٹیں ہاف ہو گئیں۔ سوچا کچھ اور تھا اور نکلا کچھ اور۔ آپ کی عادت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے کہ خربوزے کی طرح پتا نہیں چلنے دیتے کہ میٹھا بھی نکلے گا یا نہیں آپ کے ناول اسی طرح چکرا کر رکھ دیتے ہیں۔ جیسے کسی نے گلا سڑا آلو بخارا نگل لیا ہو۔ ویسے آپ کے ناولوں میں سے کسی اچھی نسل کے تازہ ترین سیب کی لذت ملتی ہے انکل کمال کی خوبانی ہیں آپ بھی کہ خوبانی بھی کھاؤ اور بادام بھی حاصل کرو۔ یعنی آپ ناول بھی پڑھواتے ہیں اور ملک و دین سے محبت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ یعنی ناول سبق آموز ہوتے ہیں۔ دعا ہے اللہ آپ پر سنگتروں کی بارش کرے تاکہ آسمانی سنگترے کھا کر آپ کا دماغ اور تیز ہو جائے اور آپ اپنا مشن جاری رکھیں۔ انکل اتنے سارے پھلوں کا بل میرے خط کا جواب ہے۔ امید ہے آپ بل ضرور ادا کریں گے۔
"کنکھجورا عورت" میں نیا کردار بہت پسند آیا۔

خدا حافظ

نجم السحر۔ راولپنڈی

السلام علیکم انکل!

آپ کی لکھی ہوئی کہانی قسط نمبر ۱۱۲ پڑھی بہت اچھی لگی عنبر اور خلائی مخلوق پڑھی تو بہت مزا آیا۔ میں ساتویں جماعت میں پڑھ رہا ہوں۔ پڑھائی کا بہت شوق ہے میں فارغ وقت میں کہانیاں پڑھتا ہوں اور بہت سی کہانیاں پڑھی ہیں لیکن جتنا مزا آپ کی اس کہانی میں آیا۔ اتنا مزا کسی اور میں نہیں ہے اور اب مجھے یہ بتانیے کہ قسط نمبر ۱۱۳ کب آئے گی کیا آ گئی ہے یا اگلے ماہ آئے گی۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔ آپ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔

آپکا نیا دوست محمد شفیق رول نمبر ۱۸ جماعت ہفتم بی گورنمنٹ کوہ نور ہائی سکول راولپنڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
ادبی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی
۱۰۲ غیبی خلائی شیطان
۱۰۳ ماریا دوزخ میں
۱۰۴ خلائی کمرہ
۱۰۵ مُردوں کا سیارہ
۱۰۶ خونخوار انسانی کھوپڑی
۱۰۷ خطرناک طلسمی روشنی
۱۰۸ ہیبت ناک قلعہ
۱۰۹ غیبی شیشہ
۱۱۰ ماتا دیوی کا گڑھ
۱۱۱ آدھی عورت آدھا سانپ
۱۱۲ عنبر اور خلائی مخلوق
۱۱۳ کیٹی اور زندہ لاش
۱۱۴ ماریا طوفانی رات میں
۱۱۵ خطرناک تجربہ
۱۱۶ سانپ کا قیدی
۱۱۷ موت کی چھلانگ
۱۱۸ مُردے کی موت
۱۱۹ قبر کا ہاتھ
۱۲۰ جزیرے کا بھوت
۱۲۱ خوفناک مقابلہ
۱۲۲ ماریا کا چیلا
۱۲۳ مینار کا بھوت
۱۲۴ انسانی تیندوا
۱۲۵ غیبی لاش (خاص نمبر)
۱۲۶ خونی راز
۱۲۷ سرکٹا ناگ
۱۲۸ عنبر کی قبر
۱۲۹ چاہ بابل کے قیدی
۱۳۰ منحوس مورتیاں
۱۳۱ ہانگنی ناگن
۱۳۲ قبرستان کی ڈراؤنی رات
۱۳۳ منگلا دیوی کا ترشول
۱۳۴ ماریا کھوپڑی میں
۱۳۵ آسیبی چیخ
۱۳۶ باپ کی خوشبو
۱۳۷ تابوت والی لڑکیاں
۱۳۸ آدم خور شکاری
۱۳۹ بھٹکتی روحوں کا سفر
۱۴۰ بھنبھور لڑکی
۱۴۱ ویران مینار
۱۴۲ ناگ کا دشمن تھیوساناگ
۱۴۳ مُردے کی راکھ
۱۴۴ آدھا زندہ آدھا مُردہ
۱۴۵ لائٹ ہاؤس کے ڈھانچے
۱۴۶ بوتل میں بند ناگ
۱۴۷ کیٹی سانپ کے آگے
۱۴۸ ممی شہزادی
۱۴۹ ناگ کی قبر
۱۵۰ سایوں کے جنازے
۱۵۱ ڈراؤنی عورت کا طلسم
۱۵۲ مجھے کاٹو ناگ
۱۵۳ طلسمی کتاب
۱۵۴ مُردہ دلہا
۱۵۵ کنکھجورا عورت
۱۵۶ جنگل سانگ کون تھی!
۱۵۷ کھوپڑی کا گرو
۱۵۸ قبر خالی مُردہ غائب
۱۵۹ کستوری ناگن
۱۶۰ سانپ کی بیوی
۱۶۱ ناگن محل
۱۶۲ مرتبان کی آوازیں
۱۶۳ تابوت میں آجاؤ
۱۶۴ جنگل ناگ
۱۶۵ ڈراؤنی آواز کا راز
۱۶۶ بدروحوں کی چٹان
۱۶۷ جینگو کی بدروح
۱۶۸ خلائی جا